قرآنی سورتوں

کی

پہچان

قرآن فاؤنڈیشن

BOOK FAIR

قرآنی سورتوں

کی

پہچان

تالیف

جوادّ محدّثی

ترجمہ

سیّد ریحان حیدر

قرآن فاؤنڈیشن کراچی

19 - ج عبّاس ٹاؤن ۔ کراچی

نام کتاب

قرآنی سورتوں کی پہچان

مصنف :- ... ... شیخ جواد محدثی

تعداد : .. .. .. ایک ہزار

طبع اوّل : ... ... ۱۳۹۹ھ - ۱۹۹۹ء

کتابت : ... ... اعجاز امروہوی
تعداد .. .. ایک ہزار
ناشر : قرآن فاؤنڈیشن کراچی

فہرست

پیش گفتار

قرآن اور ہماری ذمہ داری

قرآن کی تدوین کی تاریخ و کیفیت

اسماء قرآن

قرآنی سورتوں کے نام

سورہ

مکّی اور مدنی سورتوں کی شناخت

شان نزول

تفسیر قرآن

تفسیر بہ رائی

محکم و متشابہ

ناسخ و منسوخ

کچھ اس کتاب کے بارے میں

سورتوں سے آشنائی

۱۔ فاتحہ

۲۔ بقرہ

۳۔ آلِ عمران

۴۔ نساء

۵۔ مائدہ

۶۔ انعام

۷۔ اعراف

۸۔ انفال

۹۔ توبہ

۱۰۔ یونسؑ

۱۱۔ ہودؑ

۱۲۔ یوسفؑ

۱۳۔ رعد

۱۴۔ ابراہیمؑ

۱۵۔ حجر

۱۶۔ نحل

۱۷۔ اسراء

۱۸۔ کہف

۱۹۔ مریم
۲۰۔ طٰہٰ
۲۱۔ انبیاء
۲۲۔ حج
۲۳۔ مومنون
۲۴۔ نُور
۲۵۔ فرقان
۲۶۔ شعراء
۲۷۔ نمل
۲۸۔ قصص
۲۹۔ عنکبوت
۳۰۔ رُوم
۳۱۔ لقمان
۳۲۔ سجدہ
۳۳۔ احزاب
۳۴۔ سباء
۳۵۔ فاطر
۳۶۔ یٰسین
۳۷۔ صافات
۳۸۔ ص
۳۹۔ زُمر

۴۰۔ مؤمن
۴۱۔ فصّلت
۴۲۔ شُوریٰ
۴۳۔ زخرف
۴۴۔ دُخان
۴۵۔ جاثیہ
۴۶۔ احقاف
۴۷۔ محمّدؐ
۴۸۔ فتح
۴۹۔ حُجرات
۵۰۔ ق
۵۱۔ ذاریات
۵۲۔ طُور
۵۳۔ نجم
۵۴۔ قمر
۵۵۔ رحمٰن
۵۶۔ واقعہ
۵۷۔ حدید
۵۸۔ مجادلہ
۵۹۔ حشر
۶۰۔ ممتحنہ

۶۱۔ صف
۶۲۔ جُمعہ
۶۳۔ منافقون
۶۴۔ تغابن
۶۵۔ طلاق
۶۶۔ تحریم
۶۷۔ مُلک
۶۸۔ قلم
۶۹۔ حاقۃ
۷۰۔ معارج
۷۱۔ نوحؑ
۷۲۔ جنّ
۷۳۔ مُزّمل
۷۴۔ مُدّثر
۷۵۔ قیامت
۷۶۔ دھر
۷۷۔ مراسلات
۷۸۔ نبا
۷۹۔ نازعات
۸۰۔ عبس
۸۱۔ تکویر
۸۲۔ انفطار
۸۳۔ مطفّفین
۸۴۔ انشقاق
۸۵۔ بروج
۸۶۔ طارق
۸۷۔ اعلیٰ
۸۸۔ غاشیہ
۸۹۔ فجر
۹۰۔ بلد
۹۱۔ شمس
۹۲۔ لیل
۹۳۔ ضحیٰ
۹۴۔ انشراح
۹۵۔ تین
۹۶۔ علق
۹۷۔ قدر
۹۸۔ بیّنۃ
۹۹۔ زلزال
۱۰۰۔ عادیات
۱۰۱۔ قارعۃ
۱۰۲۔ تکاثر

۱۰۳۔ عصر

۱۰۴۔ ھمزہ

۱۰۵۔ فیل

۱۰۶۔ قریش

۱۰۷۔ ماعون

۱۰۸۔ کوثر

۱۰۹۔ کافرون

۱۱۰۔ نصر

۱۱۱۔ اللھب

۱۱۲۔ اخلاص

۱۱۳۔ فلق

۱۱۴۔ النّاس۔

عرضِ ناشر

حدیثِ ثقلین:۔ میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں۔ قرآن اور عترت چھوڑے جارہا ہوں جو کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگی یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر مجھ سے آملیں۔

قرآن فاؤنڈیشن کراچی امت کو قرآن سے متمسک کرنے اور قرآن کی تعلیمات کو معاشرے میں رائج کرنے کے لئے کتب، آڈیو، ویڈیو، کمپیوٹر یعنی تمام میڈیاز کے ذریعے کوشاں ہے۔ آج جبکہ باطل قوتیں جدید علم، ٹیکنالوجی ترقی کے نام پہ فتنہ و فساد کی تمام تر تعلیمات کو بہت خوبصورت انداز میں پیش کر رہی ہیں۔

حد تو یہ ہے کہ قرآن مجید میں بھی کبھی کمی و زیادتی، کبھی ترتیب و تنظیم الہٰی پر اعتراض، کبھی جعلی تفاسیر کے ذریعے اس معجزۂ ربانی پر شکوک و شبہات پھیلائے گئے جبکہ خدا کا عہد ہے کہ اس میں تحریف ممکن نہیں یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے تمام سورۂ قرآنی کا مختصر تعارف ہے۔ اس سے انشاء اللہ تمام مسلمانوں کو فائدہ پہنچے گا۔ پروردگار اس انحرافی دور میں قیام حجت کے سلسلے میں ہماری اس کوشش کو محمدؐ وآلِ محمدؐ کے وسیلے سے قبول فرمائے۔ اور اس کی برکات سے تمام شہدائے اسلام کو جوارِ آئمۂ طاہرینؑ میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

ادارہ

پیش گفتار
عمومی و مقدماتی معلومات

قال رسولؐ ..... اِنْ اردتم عیش السّعداء وموت الشهداء والنجاة یوم الحسرة والظلّ یوم الحرور والهدیٰ یوم الضلالة فادرسوا القرآن فانّه کلام الرّحمن وحرز من الشیطان ورجحان فی المیزان (بحارالانوار ج ۹۲ - ص۱۹)

ترجمہ :- اگر زندگی میں سعادت اور شہادت کی موت چاہتے ہو، قیامت کے دن نجات کے طلبگار ہو، محشر کے روز کی گرمی میں سایہ چاہتے ہو، گمراہی کے زمانے میں اگر ہدایت چاہتے ہو تو قرآن سیکھو۔ کیونکہ یہ خدائے رحمٰن کا کلام ہے۔ شیطان سے بچاتا ہے اور حساب میں برتری کا باعث ہے۔

قال رسول اللہؐ ..... خیارکم من تعلّم القرآن وعلّمہ

(وسائل ج ۴، ص ۸۲۵)

ترجمہ: تم میں سے بہترین افراد وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔

قال امام صادقؑ ..... اِنّ اللہ تبارک وتعالیٰ لم یجعلہ لزمان دون زمانٍ ولناسٍ دون ناسٍ فهو فی کلّ زمانٍ جدید وعند کلّ قومٍ غضٌّ الیٰ یوم القیامة

بحارالانوار ج ۲ ص ۲۸۰

ترجمہ: خداوند متعال نے قرآن کریم کو کسی ایک خاص زمانے یا کسی خاص قوم کے لئے نازل نہیں فرمایا، بلکہ یہ قیام قیامت تک ہر زمانے میں جدید اور

ہر قوم کے لئے شاداب (یعنی تر و تازہ) ہے۔

۱۔ قرآن اور ہماری ذمہ داری

مسلمان ہونا اور قرآن سے اجنبیت حیران کن بات ہے۔

اللہ کے دین پر ایمان رکھتے ہوئے اللہ کے کلام کو سمجھنے کی کوشش نہ کرنا شرمندگی ہی نہیں دنیا و آخرت میں ناکامی کا سبب ہے، اللہ کا بندہ ہو کر اسکے پیغام سے محبت نہ رکھنا عقل و فہم سے دور بات ہے۔ خدا کی دوستی و محبت کا دعویٰ کرنا اور اسکے کلام کو نہ پڑھنا اور نہ سمجھنا قابل قبول نہیں ہے۔

لہٰذا ایک مسلمان کی اس کتاب عظیم اور الٰہی پیغامات کے مجموعے کے مقابلے میں یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ:

پہلے مرحلہ میں اسے صحیح طور پر قرأت کرے۔

اس کے بعد اس کی آیات اور سورتوں کو سمجھے۔

اور تیسرے مرحلہ میں اس پر عمل کرے اور اپنے عمل میں اخلاص رکھتا ہو۔

اور قرآن کے مقاصد کو سمجھنے اور اس کے قوانین پر خود کو لاگو کرنے کے ساتھ ساتھ انھیں معاشرے میں رائج کرنے کی کوشش کرے تاکہ اسلامی حکومت کے قیام کی راہ ہموار ہو سکے

اگرچہ قرآن کریم کی تفصیلی معرفت اور شناخت اور اس بحر علم کے حقائق سے آشنائی اور اس کتاب کے عظیم معارف کو ہاتھ لگانے کے لئے مفصل علم تفسیر اور دیگر علوم کی ضرورت ہے۔ مگر اس بحر بیکراں کے متعلق اجمالی اور کلی معلومات کا حصول ہر مسلمان کے لئے لازمی و ضروری ہے۔

اس مختصر کتاب کو پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قرآن کی طرف بڑھنے والوں کو بنیادی اور

معلومات فراہم کی جائیں تاکہ اس کتاب مجید سے عشق رکھنے والے افراد بالخصوص نوجوان طالب علم اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

ہر شخص کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ، قرآن کیا ہے؟ قرآن کا ہدف کیا ہے؟ معاشرے میں قرآن کا کیا کردار ہے؟

اس موقع پر مناسب ہے کہ امام خمینیؒ جو ایک حقیقی عارف اور اسلام اور مسلمانوں کو زندگی و عزّت بخشنے والی شخصیت اور اس زمانے کے قرآن سے آشنا ترین فرد تھے کے بعض جملات کو نقل کریں۔

"قرآن تعلیم و تربیت کے لحاظ سے دنیا کی غنی ترین کتاب ہے۔"

(۱۸ ر ۹ ر ۶۰)

"قرآن و اسلام مہجور و مظلوم ہیں، اسلام اور قرآن کی مہجوریت اس لئے ہے کہ یا تو اسلام کے اہم مسائل کو بالکل چھوڑ دیا گیا ہے یا اکثر اسلامی ملکوں کی حکومتوں نے اسلام کے خلاف قوانین وضع کئے ہیں۔"

(۲۱ و ۱۱ و ۶۰)

"قرآن کو ہماری زندگی کے تمام شعبوں میں حاضر و موجود ہونا چاہیئے۔

(۲۱ و ۱۱ و ۶۰)

"قرآن مجید تمام خلقت اور بعثت کے تمام اہداف کا خُلاصہ ہے۔

قرآن ایک ایسا دسترخوان ہے جو اللہ تعالٰی نے رسولِ اکرمؐ کے ذریعے پھیلایا ہے اور ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق اس سے استفادہ کرتا ہے۔

(۱۱ و ۳ و ۶۰)

تمام افراد اپنے افکار کو قرآن مجید کی طرف متوجّہ کریں —

قرآن کریم کا نزول ہی اس مقصد کیلئے ہوا ہے کہ ہر شخص فرداً فرداً اس سے

استفادہ کرے اور ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق اس سے بہرہ مند ہو سکے۔

(۱۱ و ۳ و ۶۰)

اب چند قرآنی بحثوں کو مختصراً اور خلاصہ کے طور پہ پیش کر رہے ہیں۔ اور پھر ایک ایک سورے کے متعلق مختصر توضیح ذکر ہوگی۔

۲۔ قرآن کی تدوین کی تاریخ و کیفیت

قرآن، پیغمبر اسلام صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا زندۂ جاوید معجزہ ہے۔

شناخت و معرفت کی کتاب ہے۔

نور و روشنی اور حکمت کی کتاب ہے۔

افکار، اندیشہ، تدبّر، اور خدا شناسی کی کتاب ہے۔

قرآن، ایمان و عمل صالح و جہاد و عدالت اجتماعی کی کتاب ہے۔

خالق کی کتاب ہے اور تاریخ ساز کتاب ہے۔

حکومت و سیاست و قانون کی کتاب ہے۔

ہر زمان و ہر مکان و ہر جہت کی جامع کتاب ہے۔

ہدایت اور رہنمائی کی کتاب، کلامِ خدا اور آسمانی پیغام ہے۔

یہ کتاب خدا ۲۳ سال کے طویل عرصے میں تدریجاً اور مختلف حالات میں نازل ہوتی رہی، الٰہی احکامات وعقائد و معارف و قوانینِ وحی کے ذریعے رسول اللہ پر نازل ہوئے اور آپ نے ان آیات کو لوگوں تک پہنچایا۔

جب آیاتِ قرآن نازل ہوتیں تو رسول اللہ انھیں لوگوں کے سامنے تلاوت فرماتے تاکہ خود بھی اسے حفظ کر سکیں اور وحی کے لکھنے والے بھی

اسے لکھ سکیں۔

قرآنی آیات کو لکھنے والوں کو کُتّابِ وحی کہا جاتا تھا اور ان میں معروف ترین حضرت امیرالمومنین علی ابنِ ابیطالب علیہ السلام تھے

کتابِ وحی اس زمانے میں موجود وسائل، درخت کی چھال، درختوں کے پتے، کپڑے، حیوان کی کھال یا ہڈی، پتھر وغیرہ پہ آیات لکھواکر محفوظ کرلیتے۔ پہلی آیت جو نازل ہوئی وہ "سورۃ" علق"، کی پہلی آیات تھیں، انہی آیات کے ذریعے بعثت کا آغاز ہوا۔ اور اس کے بعد ایک طولانی مدت کے لئے سلسلۂ وحی منقطع ہوگیا۔ مگر پھر دوبارہ شروع ہوا، جو آیات نازل ہوتی تھیں رسولِ اکرم کے گھر میں محفوظ کرلی جاتی تھیں تاکہ بعد میں ایک مجموعہ کی صورت میں لایا جاسکے۔ عربوں کا قوی حافظہ، مسلمانوں کا قرآن سے عشق اور قرآن کی فصاحت و بلاغت اس چیز کا سبب تھی۔

۳۔ قرآن کی تقسیم بندی

قرآن کی اگر تقسیم بندی کی جائے تو اسے دو صورتوں میں انجام دیا جاسکتا ہے، پہلی صورت میں سورہ اور آیات کے لحاظ سے اور دوسری صورت میں پارہ اور حزب کے لحاظ سے۔ قرآن میں کُل ۱۱۴ سُورے ہیں اور آیات کی تعداد چھ ہزار سے تجاوز کرجاتی ہے۔ سورہ چند آیات کے مجموعے کو کہا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں کُل (۳۰) پارے ہیں اور ہر پارے کو چار حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے جسے "حزب" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

سوروں میں سب سے طولانی سورہ سورہ بقرہ" ہے جس میں مجموعاً ۲۸۶ آیات

ہیں، جبکہ مختصر ترین سورہ کوثر ہے جو تین آیات پر مشتمل ہے۔ سورہ توبہ (براءت) کے علاوہ قرآن کی تمام سورتوں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتی ہیں۔

عام طور پر قرآن کریم کو نزول کی ترتیب کے مطابق لکھا جاتا تھا، مگر یہ کہ حضرت رسول کریمؐ فرماتے ہیں کہ اس آیت کو فلاں سورے میں رکھو یا اس آیت کو فلاں آیت سے قبل یا بعد ذکر کرو، غالباً کتاب وحی اسی روش پر عمل پیرا تھے۔ سورہ کے اختتام کو بسم اللہ ...... کے نزول سے پہچانتے تھے یعنی یعنی جب وحی الہٰی میں بسم اللہ ..... کا نزول ہوتا تو سمجھ جاتے کہ گذشتہ سورہ ختم ہوکر نئی سورۃ شروع ہوگئی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کان یعرف انقضاء سورۃ بنزول بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ابتداء لاخری"

(مصباح الفقیہ کتاب الصلوٰۃ ص۲۷۶)

حضرت علی علیہ السلام نے جو قرآن مرتب کیا وہ ترتیبِ نزول کے حساب سے تھا۔ اکثر علماء اس بات کے معتقد ہیں کہ کیونکہ آخری زمانِ حیاتِ مبارک میں باوجود اس کے کہ تمام آیاتِ قرآنی کتابی صورت میں موجود تھیں لیکن ایک کتاب کی صورت میں تدوین نہ کی جاسکی تھیں، یہ کام امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے حضرت رسولخداؐ کے حکم پر آپ کی وفات کے بعد انجام دیا۔ خلیفہ سوم عثمان کے دورِ حکومت میں اختلافِ قراءت کا مسئلہ پیش آیا، تو اس مشکل کے حل کے لئے زید بن ثابت کی سرپرستی میں ایک شوریٰ بنائی گئی، جس نے اس دور کے تمام نسخوں کو جمع کرنے کے بعد مشہور ترین اور

بہر حال ترتیب قراءت والے نسخے کے مطابق تدوین کی اور بقیہ تمام نسخوں کو ضائع کر دیا گیا۔ اور اس تدوین شدہ نسخے کی ایک ایک کاپی مختلف شہروں جیسے مکہ، بصرہ، کوفہ، مصر، یمن، شام، بحرین ... کو بھیج دی گئی۔ اور اصلی نسخہ جو "امام" کے نام سے معروف تھا مدینہ منورہ میں محفوظ کر لیا گیا۔

موجودہ قرآن میں جو آیات اور سورتوں کی ترتیب ہے وہ نزول کے مطابق نہیں ہے بلکہ بعض محققین نے اس بارے میں بہت زیادہ تحقیق کی ہیں اور اس تحقیق کی بناء پر سورتوں کی ترتیب ذکر کی ہے۔ لیکن کیونکہ ان تحقیقات میں بھی اختلاف ہے اس لئے اس فہرست کو بھی ذکر کرنا مناسب نہیں ہے۔

۴۔ اسماء قرآن

خود قرآن میں اس کتابِ مقدس کو مختلف ناموں سے یاد کیا گیا ہے جیسے قرآن، فرقان، نور، کلام اللہ، ذکر، احسن الحدیث، مثانی، تنزیل، بیان، بلاغ، مبین، مجید، کریم، کتاب مبین .....

حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ "اس کتابِ الٰہی کو قرآن کہا جاتا ہے لیکن فرقان فقط آیاتِ محکم کو کہا جاتا ہے جس پر عمل کرنا واجب ہے۔

(تفسیر برہان ج ۱۔ ص ۲۶۹)

ان ناموں کے معنی و مفہوم پر اگر غور و خوض کیا جائے تو یہ خود ہمارے لئے بہت سے مطالب کو روشن کر دیتا ہے۔

۵۔ قرآنی سورتوں کے نام

قرآن میں ۱۱۴ سورتوں کے مختلف نام ہیں اور بعض سوروں کے ایک سے زیادہ

نام ہیں۔ جیسے یونسؑ، ھودؑ، یوسفؑ، ابراہیمؑ، محمدؐ، مریمؑ، لقمانؑ، نوحؑ.....
اور بعض سورتیں اپنے ابتداء میں ذکر ہونے والے حروف مقطعہ کے نام سے منسوب ہوگئیں۔ جیسے طہٰ، یٰسین، ص، ق.... جبکہ اکثر سورے اپنے اندر ذکر ہونے والے حالات، حیوانات یا قوموں کے نام سے منسوب ہیں جیسے بقرۃ، بنی اسرائیل، نمل۔
سورتوں کے نام کوئی قطعی چیز نہیں ہے، بلکہ سورے میں ذکر ہونے والی اشیاء میں جو شئے ممتاز یا قابلِ اہمیت تھی اس کے نام سے سورہ منسوب کر دیا گیا۔ اسی بناء پر ہم دیکھتے ہیں کہ بعض سورتوں کے ایک سے زیادہ نام ہیں۔ بعض قرآنی نسخوں میں سورتوں کے نام ذکر نہیں ہوتے تھے بلکہ یہ لکھا جاتا تھا کہ یہ سورہ فلاں چیز کے متعلق ہے، لیکن کثرتِ استعمال سے یہ سورہ کا نام بن گیا۔

۶۔ سورہ

کلمۂ سورۃ، سور سے لیا گیا ہے جو حصار اور بلندی کے معنی میں ہے سورۃ بلندی اور منزلت کے معنی میں آتا ہے۔
سیوطی اپنی کتاب "الاتقان" میں فرماتا ہے کہ: سورہ قرآن کا ایک حصہ ہے۔ جیسے شہر کو حصار اور دیواروں کے ذریعے جدا کیا جاتا ہے
(الاتقان سیوطی ج ۱ ص ۵۲)

۷۔ مکی اور مدنی سورتوں کی شناخت

ایک بہت ہی دلچسپ بحث قرآن کی آیات اور سورتوں کی شناخت ہے۔

کہ کون سی سورہ یا آیت مکّی ہے یا مدنی یا یہ کہ کون سی آیت اہلِ مکّہ کے لئے نازل ہوئی ہے یا اہلِ مدینہ کے بارے میں یا کون سی سورہ جحفہ، طائف یا بیت المقدس وغیرہ میں نازل ہوئی ہے یا وہ آیات جو مدنی سورے میں شامل ہیں یا برعکس وہ آیات مدنی جو مکّی سورے میں داخل ہیں۔

سورہ مکّی وہ کہلاتی ہیں جو ہجرت سے پہلے نازل ہوئی ہوں اور سورہ مدنی وہ ہیں جو ہجرت کے بعد نازل ہوئی ہوں اگرچہ مکّہ ہی میں کیوں نازل نہ ہوئی ہو، بعض علماء نے مکّی اور مدنی کی پہچان کے معیار کے لئے فرمایا ہے کہ جو سورہ مکّہ میں نازل ہوئی مکّی ہے اور جو مدینے میں نازل ہوئی مدنی ہے اگرچہ ہجرت سے پہلے ہی کیوں نہ ہو۔

قرآن کی تقریباً تمام چھوٹی سورتیں اور بعض متوسط سورتیں دفعۃً یعنی ایک مرتبہ میں نازل ہوئیں ان کی تعداد تقریباً ۵۳ ہے۔

لیکن اکثر بڑی سورتوں کے نزول میں طولانی فاصلہ رہا ہے ایک ہی سورے کی دو مختلف آیات کے نزول میں اکثر ایک سال سے زیادہ کا فاصلہ موجود ہے اور بہت سی مدنی سورتوں میں مکّی آیات بھی موجود ہیں۔

قرآن کی موجودہ ترتیب کو بعض علماء نے رسولِ اکرمؐ کے فرمان کے مطابق فرمایا ہے اور بعض کی رائے میں یہ ترتیب صحابہ کرامؓ نے رکھی ہے۔

اس شناخت میں بعض نے زمانے کے ذریعے پہچاننے کی بات کی ہے اور بعض نے مکان یا مقام نزول کو معیار بنایا ہے۔ بہرحال دو راستوں میں سے کسی ایک کے ذریعے سورتوں اور آیات کا مکّی اور مدنی ہونا معلوم ہو سکتا ہے

۱۔ دلیل روائی: یعنی آئمہ معصومینؑ کی احادیث کی روشنی میں۔

۲۔ دلیلِ مضمونی: یعنی آیات اور سوروں کے موضوع اور مضمون کے

لحاظ سے ان کی مدنی اور مکی ہونے کا معلوم کرنا۔

کہا جاتا ہے کہ مکی آیات اور سورتوں میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہوتی تھیں۔

۱۔ ان میں اصولِ دین، خدا، قیامت، جنت، جہنم.....کی طرف دعوت ہے۔

۲۔ ان میں زمانۂ جاہلیت کے پست اخلاق کے مقابلے میں اعلیٰ اخلاق کی تعلیم ہے۔

۳۔ آیات مختصر ہیں جبکہ ان میں ادبی لحاظ سے فصاحت و بلاغت کے اعلیٰ نمونے ہیں۔

۴۔ مختلف قسم کی قسمیں ہیں اور بہت سے سورے "قسم" سے شروع ہوئے ہیں۔

۵۔ مشرکین کے ساتھ بحث اور مناظرہ اور ان کے نظریہ کو باطل کرنا۔

۶۔ "یا ایھا الناس" کی کثرت اور "یا ایھا الذین آمنو"...... کی قلت۔

۷۔ امتوں اور انبیاء کے قصوں کا تذکرہ۔

ان خصوصیات کے مقابلے میں مدنی آیات میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہوتی ہیں۔

۱۔ آیات اور سورتوں کا طولانی ہونا۔

۲۔ اسلام کے عبادی و اجتماعی قوانین و احکام کا بیان۔ جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، خمس، حدود، قصاص، اہلِ ذمہ، جزیہ، ارث۔ کے مسائل کا بیان۔

۳۔ جہاد کی دعوت اور اس سے مربوط مسائل کا بیان۔

۴۔ اہلِ کتاب (یہودی و عیسائیوں) سے بحث و مناظرہ اور ان کو توحید کی دعوت۔

یہ بات بھی ذکر کرتے چلیں کہ جو خصوصیات بیان ہوتی ہیں، اکثریت کی بنا پر ہیں۔ یہ حکم کلّی نہیں، اس میں استثناء بھی موجود ہوتے ہیں۔

۵۔ شانِ نزول

یعنی آیات کے نزول کی موقعیت اور مناسبت سے آگاہی، اس شانِ نزول کے علم سے آیات کے مفہوم کو سمجھنے اور احکام مذکور کو پہچاننے میں اور آیات کے مصداق کو سمجھنے میں سہولت ہوتی ہے۔ اللہ کے رسولؐ کے بعد شانِ نزول اور اس کے اسباب کے متعلق سب سے عالم شخص ذاتِ مبارک امیر المومنین علی علیہ السلام کی ذات ہے جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں۔

مانزلت آیۃ وانا علمت فیمن انزلت واین انزلت وعلی من نزلت۔ ان ربی وھب لی قلباً عقولاً ولساناً ناطقاً

(تفسیر برھان جلد ا۔ ص۱۶)

ترجمہ: کوئی بھی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی جس کے بارے میں میں یہ نہ جانتا ہوں کہ کہاں، کس لئے، اور کس کے بارے میں نازل ہوئی، میرے پروردگار نے مجھے ایک درک کرنے والا قلب اور گویا زبان عطا فرمائی ہے۔ پھر آپؑ نے ارشاد فرمایا۔

نزل القرآن اثلاثاً: ثلث فینا وفی عدونا، وثلث سنن و امثال وثلث فرائض واحکام (تفسیر برھان ج۔ ا ص۲۱)

ترجمہ: قرآن تین حصّوں میں نازل ہوا ہے۔ ایک، ہمارے دشمنوں کے متعلق، دوسرا حصّہ سُنّت اور مثالوں کے متعلق ہے، تیسرا حصّہ واجبات واحکام اور قوانین کے متعلق ہے۔ یہ قرآن کے حوالے سے ایک کُلّی تقسیم بندی ہے۔

۹۔ تفسیر قرآن

تفسیر کے معنی کسی چیز کو واضح کرنا اور اس سے پردہ اٹھانا ہے۔
علم تفسیر قرآن کے متعلق ایک اہم علم ہے۔ اس علم کے ذریعے الفاظ اور آیات کے ذریعے قرآن کے حقیقی مفاہیم کو سمجھنے میں سہولت ہوتی ہے۔
تفسیر، مشکل وغیر مانوس کو عام فہم بناتی ہے تاکہ قرآنی آیات میں موجود ابہام یا وہ احکام جو مہمل اور مختصر بیان ہوئے ہیں ان کو تفصیل و توضیح کے ساتھ لوگوں تک پہنچاتی ہے۔
اسلامی تاریخ کے عظیم ترین مفسّر اہل بیت علیہم السلام ہیں جو قرآن کے گھر میں پیدا ہوئے مکتب وحی میں پرورش حاصل کی۔ اور علمِ الٰہی کے سرچشمہ سے سیراب ہوئے ہیں۔
تفسیر قرآن مختلف انداز سے کی جاسکتی ہے۔ ایک مشہور طریقہ احادیث اھلبیت علیہم السلام کے ذریعے آیات الٰہی کی تفسیر ہے۔ یعنی آیات کے مطالب کو سمجھنے کے لئے احادیث سے مدد لی جاتی ہے۔
ایک دوسرا طریقہ تفسیر قرآن بہ قرآن ہے۔ یعنی آیات کی مدد سے دوسری آیات کی تفسیر۔ اسمیں واضح اور مبیّن آیات کے ذریعے مہمل آیات کو سمجھا جاتا ہے اور اسی طرح محکم آیات کے ذریعہ متشابہ آیات کے معانی کو روشن

کیا جاتا ہے اور یہ روش دقیق تر ہے۔

مرحوم علامہ طبا طبائیؒ نے تفسیر "المیزان" میں اسی روش کو اپنایا ہے، جبکہ تفسیر نورِ ثقلین اور برھان تفسیر حدیثی کے مثال ہیں ان دو روشوں کے علاوہ بھی تفسیر کے اور انداز بھی ہیں۔

۱۰۔ تفسیر بہ رائی

کثرتِ روایات سے تفسیر بہ رائی سے منع کیا گیا ہے اور تفسیر بہ رائی کرنے والے کیلئے آتشِ جہنم کا وعدہ کیا گیا ہے۔

تفسیر بہ رائی یہ ہے کہ انسان اپنے ذاتی نظریات اور عقائد اور نفسی خواہشات کی بناء پر آیات کی تفسیر کرے۔ یعنی اپنے خود ساختہ معانی کو آیات پر منطبق کرے یعنی قرآن سے کچھ سیکھنے کے بجائے اسے اپنے مفاد میں استعمال کرے۔

بقول علامہ طباطبائیؒ مرحوم کے اپنے ذہنی تصورات اور نتائج کو قرآنی آیات کو سمجھنے میں دخالت دے۔ اور قرآن کی پیروی ترک کردے یہ انداز ان لوگوں کا ہے جن کے لئے قرآن فرماتا ہے۔ "فی قلوبھم مرض" یعنی ان لوگوں کے دل بیمار ہیں۔ اور یہ برائی کے پیچھے جاتے ہیں۔ یہ کام حرام ہے

۱۱۔ محکم و متشابہ

قرآن نے آیات کو دو قسموں محکم و متشابہ میں تقسیم کیا ہے، اور گمراہ لوگوں کو آیاتِ متشابہ کا پیروکار بتایا ہے۔

ھو الذی نزل علیک الکتاب، منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب و اخر متشابھات ... (آلِ عمران ۷)

"محکم" وہ آیات ہیں جن کا مقصود و مفہوم بالکل واضح و روشن ہے اور اس میں کسی ابہام کی گنجائش نہیں ہے جبکہ "متشابہ" وہ آیات ہیں جو الفاظ یا معنی کے لحاظ سے مبہم یا چند پہلوئی ہیں ان کو مختلف معانی پر محمول کیا جاسکتا ہے۔ ان متشابہ آیات کے حقیقی مقصود کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ دوسری دلیل اور آیت سے مدد لی جائے "محکم و متشابہ کے لئے اور بھی معنیٰ ذکر کئے گئے ہیں لیکن اس مختصر کتاب میں ان کی ضرورت نہیں۔

روایات کی روشنی میں اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام ان متشابہ آیات کے مطالب سے واقف ہیں، کیونکہ وہ "راسخون فی العلم" کے کامل ترین مصداق ہیں۔

۱۲۔ ناسخ و منسوخ

قرآن میں کبھی ایک آیت کوئی حکم بیان کرتی ہے لیکن بعد میں نازل ہونے والی آیت یہ بتاتی ہے کہ پہلی والی آیت ایک خاص مدت کے لئے تھی اور اب اس کی یہ مدت ختم ہو گئی ہے، یعنی اس آیت کا حکم اب قابلِ عمل نہیں رہا، بلکہ اب جو آیت نازل ہوئی ہے اس پر عمل ہونا چاہیئے۔

اس میں جو آیات پہلے سے نازل ہوئی تھیں اسے "منسوخ" اور بعد میں نازل ہونے والی آیت کو "ناسخ" کہا جاتا ہے۔ ممکن ہے قرآن میں ترتیب کے لحاظ سے ناسخ کو منسوخ سے پہلے ذکر کردیا ہو۔

یہ بات واضح ہے کہ ناسخ و منسوخ کو پہچاننے سے جہاں آیات کے صحیح مفاہیم کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے وہاں غلط تفسیر اور انحراف سے بچا جاتا ہے۔ لہٰذا مفسر قرآن کے لئے محکم و متشابہ، عام و خاص، ناسخ و منسوخ کی شناخت

لازمی امر ہے۔

نسخ میں حکمِ الٰہی کی تفسیر زمانِ خاص یا مکلّفینِ خاص کی بناء پہ ہے جو خاص مصلحتوں کی بناء پہ انجام پذیر ہوتی ہے۔ مثلاً

۱۔ مکّہ میں نازل ہونے والی آیات، جو مشرکین وکفّار کے مقابلے میں عفو و درگزر اور صبر کا حکم دیتی ہیں۔

۲۔ مدینہ میں نازل ہونے والی آیات، جو مشرکین وکفّار کے مقابلے میں جنگ و جہاد کا حکم دیتی ہیں، مدینہ والی آیات مکّہ والی آیات کو نسخ کر رہی ہیں۔

کچھ اس کتاب کے بارے میں

اس مختصر سی کتاب میں بعض مفید معلومات کو جمع کیا گیا ہے جو قرآن میں موجود ۱۱۴ سورتوں کے متعلق ہیں جیسے سورتوں کے نام اور اس نام کی مناسبت، سورتوں میں بیان ہونے والے مطالب، آیات کی تعداد، شانِ نزول، محلِ نزول، سالِ نزول وغیرہ۔

امید ہے قرآن سے اُنس رکھنے والے طلباء و طالبات، اور وہ افراد جو مختصر وقت میں قرآن کی اجمالی معلومات چاہتے ہیں اس کتاب سے فائدہ اٹھائیں گے۔

سورتوں سے آشنائی

۱۔ فاتحہ (افتتاح کرنے والی) کیونکہ قرآن اس سورے سے شروع ہوتا ہے۔

اور یہ قرآن کی ابتداء کرتی ہے اس لئے اس کو "فاتحہ" کہا جاتا ہے۔

اس سورے میں کیونکہ خدا کی حمد و ثناء اور صفات کا ذکر کیا گیا ہے اس لئے اسے "سورۂ حمد" بھی کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ یہ سورہ "شکر"، "وافیہ" کے نام سے بھی پہچانی جاتی ہے۔

اور یہ "سبع المثانی" اور "امّ الکتاب" کے نام سے بھی مشہور ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں:

"یہ وہ سورہ ہے جس کی ابتداء میں حمد و ثناء وسط میں اخلاص اور آخر میں دعا ہے۔

(تفسیر برھان ج ۱ صـ۴۲)

یہ سورہ سات آیات پر مشتمل ہے، بعثت کے تیسرے سال نازل ہوئی، ترتیب کے لحاظ سے ۳ نمبر کی سورہ ہے، مکّہ میں نازل ہوئی، بعض لوگوں نے اسے پہلی سورہ بھی کہا ہے۔

۲۔ بقرہ: (گائے) اس سورے کی آیت ۶۷ سے ۷۳ تک خداوند متعال کا بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کے حکم کو بیان کیا گیا ہے۔

اس سورہ میں جو موضوعات ذکر ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: صفاتِ مومنین و منافقین و مشرکین، خلقتِ حضرت آدم علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے واقعات، حضرت ابراہیمؑ کے ذریعے کعبہ کی تعمیر، خدا کی نعمتیں، قصاص، وصیت، مشرکین کے ساتھ قتال، نکاح، طلاق، سود، توحید کے بارے میں حضرت ابراہیمؑ کی بحث و مناظرہ قبلہ کی تبدیلی، حج وارث، روزہ کے احکام وغیرہ شامل ہیں۔

سورۂ بقرہ کی آیت (۲۵۵) آیت الکرسی ہے، سورہ بقرہ میں کُل ۲۸۶ آیات ہیں، اور اکثر آیات ہجرت کے بعد مدینہ میں نازل ہوئیں۔

۳۔ آلِ عمران | عمران حضرت مریمؑ کے والد کا نام تھا، خاندانِ عمران میں حضرت عمرانؑ، ان کی بیوی، ان کی بیٹی، حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام شامل ہیں۔

اس سورے کی ۳۳ ویں آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اصطفیٰ اٰدمَ و نُوحًا وَّ آلَ ابراھیمَ و آلَ عمران علی العالمین ۰

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ و نوحؑ و آلِ ابراہیمؑ و آلِ عمران کو عالمین پر فوقیت دی ہے۔

یہ سورہ ۲۰۰ آیات پر مشتمل ہے، ہجرت کے تیسرے سال مدینہ میں نازل ہوئی، اس سورے میں ذکر شدہ موضوعات کچھ اسطرح ہیں۔ توحید، دشمنوں کے مقابلے میں استقامت، جنگِ بدر و احد کا تذکرہ اور ان مشکل حالات میں مسلمانوں کی زندگی، اس کے علاوہ حضرت مریمؑ و حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کا تذکرہ ہے اور اس کتاب سے بحث و مناظرہ اور یہودیوں کی مخالفت کے انداز بیان ہوتے ہیں۔ اسکے علاوہ پیغمبر کے اصحاب کے لئے بشارت ہے۔

۴۔ نساء (خواتین) | اس سورے میں ۱۷۶ آیات ہیں اور یہ ہجرت کے بعد مدینہ میں نازل ہوئی۔ اس سورۃ میں ذکر شدہ اہم مسائل میں عورت کے ساتھ ازدواجی زندگی اور نکاح کے احکامات خواتین کے حقوق، شوہر و بیوی کے تعلقات، طلاق، ارث وغیرہ کے مسائل کا تذکرہ کیا گیا ہے

آیت ۱۳۶ کے بعد منافقین کے حالات بیان کئے گئے ہیں، اس کے علاوہ اس سورے میں نماز، جہاد، ہجرت، گواہی، تجارت کے احکام، اہلِ کتاب کے حالات اور اسلامی معاشرہ کے رسم و رواج بیان کئے گئے ہیں۔

۵۔ مائدہ ۔ (دستر خوان) | اس سورے میں ۱۲۰ آیات ہیں، یہ ہجرت کے بعد مدینہ میں نازل ہوئی۔ نزول کے لحاظ سے آخری سورتوں میں سے ہے۔

آیت ۱۱۲، ۱۱۳ میں حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں اور پیروکاروں نے حضرت عیسیٰ سے درخواست کی کہ ان کے اطمینانِ قلب کے لئے خداوند متعال سے غذا طلب فرمائیں۔

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۱۲ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۱۱۳

ترجمہ: عیسیٰؑ ابن مریم کے حواریوں نے ان سے کہا کہ آیا تمہارا پروردگار ہمارے لئے آسمان سے کھانا نازل کر سکتا ہے اُنھوں نے کہا۔ اگر تم خدا پر ایمان رکھتے ہو تو ان باتوں سے بچو۔ حواریوں نے جواب دیا۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ ہمارے قلب مطمئن ہو جائیں، اور آپ کی سچائی کی تصدیق کر دیں اور اس عمل پر گواہ رہیں۔

اس سورے میں اکثر اسلامی اجتماع، توحید۔ شرک وخرافات کی مخالفت اور صحیح اسلامی روابط، احکام، حلال وحرام کو بیان کیا گیا ہے۔ شراب وقمار (جوا) کی حرمت آیت ۹۰ میں بیان کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ حدود، قصاص، عہد وقسم کے احکام اور ہابیل وقابیل کا قصہ اور بنی اسرائیل کے قصے بھی اس سورے میں ذکر ہوئے ہیں۔

اس سورہ کی آیت ۳ اور ۶۷ واقعہ غدیر خُم کے بارے میں نازل ہوئی۔

۶۔ اَنعام : (مویشی یا چوپائے) | اس سورے میں ۱۶۵ آیات ہیں

مدینہ میں ہجرت کے بعد نازل ہوئی۔ لیکن چند آیات ہجرت سے پہلے مکّہ میں نازل ہوئیں جو یہ ہیں آیت ۲۰، ۲۳، ۹۱، ۹۳، ۱۱۴، ۱۴۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳۔ سورۂ انعام، سورۂ حجر کے بعد نازل ہوئی۔

اس سورہ کی آیات ۱۳۶ سے ۱۴۴ میں مختلف حیوانوں، جیسے گائے، بکرے، گوسفند اور اونٹ کی قربانی اور گوشت کے متعلق جاہلیت کی رسوم کا تذکرہ کیا گیا ہے اور ان انحرافی اعتقادات کی اصلاح کی کوشش ہے۔

قرآنی تعلیمات کا محور عقیدہ ہے اس مورد کو اس سورہ میں اچھی طرح روشن کیا ہے اور عبودیت و بندگی کے علاوہ وحدانیت، نبوّت، قیامت کے متعلق مشرکین کے سامنے دلائل پیش کئے گئے ہیں اور بعض احکام و وظائفِ شرعی کو بیان کیا گیا ہے۔

۷۔ اعراف (جنّت و جہنّم کے درمیان ایک مقام) |

اس سورے میں ۲۰۶ آیات ہیں، یہ مکّہ میں ہجرت سے پہلے نازل ہوئی۔ آیت ۴۶ سے ۴۹ تک میں اس گروہ کا تذکرہ کیا گیا ہے جو قیامت کے دن مقام اعراف پر ہوگا۔ ان کی اور اہلِ بہشت کی گفتگو کا تذکرہ ہے، ممکن ہے یہ اصحاب اعراف آئمہ معصومین علیہم السلام ہوں، کیونکہ امام علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"نحن الاعراف" ہم اعراف ہیں کیونکہ ہم دوستوں کو پہچانتے ہیں۔ اور جو شخص ہمیں پہچانے اور ہم اس کو پہچانیں وہ جنّت میں جائے گا۔

(تفسیر البرهان ج۔ ۲ ص۲)

اس سورے میں اکثر مشرکین سے خطاب ہے، اس کے علاوہ مومنین و انسانی

سرنوشت جو خدا سے وعدہ کی وفا، خلف وعد اور آخرت میں انسان کا انجام، عرش ساعت، قرآن ...... کے متعلق تذکرہ ہے۔

آیت ۱۴۸ کے بعد حضرت موسیٰؑ کی قوم کی گوسالہ پرستی کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ اس سورہ میں "یا بنی آدم" کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے، اور لہجہ بھی کچھ سخت استعمال کیا گیا ہے۔

۸۔ انفال: (طبیعت میں موجود عمومی دولت)

اس سورے میں ۷۵ آیات ہیں، سن ۲ ہجری میں مدینہ میں نازل ہوئی۔ یہ نزول کے حساب سے ۹۳ نمبر کی سورہ ہے۔

اس سورے کی پہلی آیت میں اس عمومی دولت کے متعلق گفتگو ہے کہ یہ کن کی ہے اور کس طرح اور کس راستے میں خرچ کی جانی چاہیئے۔

اس سورے کو "بدر" بھی کہا جاتا ہے کیونکہ ہجرت کے بعد جنگ بدر کے بعد نازل ہوئی اور اس میں جنگ و جہاد، مال غنیمت اور ہجرت کے بارے میں مسائل کا تذکرہ ہے۔

امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادق علیہم السلام کے بقول یہ سورہ کفار مکہ کی ناک کاٹتا ہے، کیونکہ اس میں موجود مسائل درحقیقت کفار مکہ کی شکست پر مبنی ہیں۔

مسلمانوں کی پہلی مسلح جنگ اور اس میں کامیابی کے بعد اس سورے کا نزول معنی خیز بات ہے۔ اس میں مسلمانوں کے ضعیف اور قوی پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے۔

۹۔ توبہ: (واپس آنا)

اس سورے میں کل ۱۲۹ آیات ہیں، یہ سورہ ہجرت کے آٹھویں یا

بقول بعض روایات کے نویں سال مدینہ میں نازل ہوئی، نزول کے لحاظ سے آخری سورتوں میں یہ ہے۔

آیت ۲ میں اس طرف اشارہ ہے کہ اگر مشرکین انحرافی راستے کو چھوڑ کر راہِ راست پہ آجائیں تو خود ان کے لئے فلاح و فائدہ ہے۔

یہ سورہ بالخصوص شروع کی ۴۰ آیات مشرکین و منافقین کے لئے اعلانِ جنگ اور آخری الٹی میٹم ہے، اسی لئے اس سورہ کو بسم اللہ الرحمٰن کے بغیر بہت سخت اور تُند لہجہ میں شروع کیا گیا ہے۔

مسلمانوں میں شہادت طلبی اور فتح یا شہادت میں سے کسی ایک کے حصُول کی کوشش آیت ۵۲ میں بیان کی گئی ہے۔

آیت ۱۰۷ میں مسجدِ ضرار اور منافقین کی سازش کو بے نقاب کیا گیا ہے اس سورے کا دوسرا نام "برأت" ہے کیونکہ اس میں مشرکین و منافقین سے برأت و بیزاری کا اعلان ہے، اسی لئے اوّل سورہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں ہے کیونکہ بسم اللہ ..... امان و رحمت ہے جبکہ اس سورے میں امان کو مشرکین سے اٹھانے کی بات ہے۔

اس سورے میں منافقین اور ان کی سازشوں کو بھی کھول کر بیان کیا گیا ہے اسی لئے اس سورے کو "فاضحہ" بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی رسوا کرنے والی۔

۱۰۔ یونس : (یونس پیغمبر)

اس سورہ میں ۱۰۹ آیات ہیں۔ اور یہ مکہ میں نازل ہوئی ۔ اس سورے میں حضرت نوح علیہ السلام کے علاوہ توحید اور نبیوں کی رسالت اور انکی امتوں کے واقعات بیان کئے گئے ہیں جو مسلمانوں کے لئے تقویتِ ایمان اور

کفار کے لئے عبرت ہیں، مخصوصاً فرعون اور اس کی فوج کا غرق ہونا۔

۱۱۔ ھُود (پیغمبر)

اس سورے میں ۱۲۳ آیات ہیں، یہ مکہ میں بعثت کے نویں سال نازل ہوئی ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ سُورۂ ھُود نے مجھے بوڑھا کر دیا۔ یہ آیت ۱۱۲ کی وجہ سے ہے جس میں خدا نے حکم استقامت دیا ہے۔

اس سورہ میں حضرت ھودؑ جو قوم ثمود کے پیغمبر تھے کے حالات کے علاوہ حضرت نوحؑ، صالحؑ، لوطؑ، شعیبؑ و موسیٰ علیہم السلام کے حالات اور معارفِ الٰہی و احکامِ اسلامی اور اس دنیا کی خلقت اور انجام کو واضح بیان کیا گیا ہے۔

۱۲۔ یُوسف : (پیغمبر)

اس سُورے میں ۱۱۱ آیات ہیں مکہ میں بعثت کے گیارہویں سال سورۂ ھودؑ کے بعد نازل ہوئی۔

اس سورے میں حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے تاکہ بعد میں آنے والوں کے لئے سبقِ عبرت ہو۔ اس کے علاوہ آخر میں دوبارہ پیغمبروں کی دعوت اور اس کے مقابلے میں مخالفین کے مختلف نظریات، لیکن بالآخر خدا کی نصرت سے انبیاء کی فتح و کامرانی کے ساتھ مومنین کو تقویتِ قلب عطا کرتی ہے۔

بعض روایتوں میں ملتا ہے کہ زلیخا کی بد چلنی کے بیان کے سبب اسے خواتین کو نہ پڑھائیں، بلکہ اس کے بدلے "سورہ نور" پڑھائی جائے۔

جو پردۂ حجاب و عزت کے مسائل کو بیان کرتی ہے۔

(حضرت علی علیہ السلام۔ تفسیر البرہان ص ۲۴۲)

۱۳۔ رعد : (بادلوں کی گرج چمک)

اس سورے میں ۴۳ آیات ہیں، یہ مدینہ میں ۶ھ میں "سورۂ محمدؐ" کے بعد نازل ہوئی۔

آیت ۱۲ اور ۱۳ میں گرج چمک اور بجلی کے بارے میں گفتگو ہے — ان مظاہر فطرت کو خدا کی قدرت کی نشانی سے تعبیر کیا گیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ خلقت، جہاں توحید و رسالت کے بارے میں بیان ہے، آیت ۱۴ کے بعد سے حق قبول کرنے کے فوائد کو بیان کیا گیا ہے اور یہ آخری فتح حق ہی کی ہے۔

۱۴۔ ابراهیمؑ (پیغمبر)

اس سورے میں ۵۲ آیات ہیں، بعض آیات کے علاوہ تمام سورہ ہجرت سے قبل مکہ میں نازل ہوئی، یہ سورہ نزول کے لحاظ سے سورہ نوح کے بعد نازل ہوئی ۳۷ سے ۴۲ تک کی آیات میں حضرت ابراہیمؑ بت شکن کی توحید کی طرف دعوت اور دعا کو بیان کیا گیا ہے۔ دوسری آیات میں عقیدۂ توحید، نبوت و آخرت اور اسکی صفات بیان کی گئی ہیں۔

اس کے علاوہ گذشتہ امتوں میں بنی اسرائیل، ثمود و عاد کے بدترین انجام اور تکذیب خداوندی کی سزا کا ذکر ہے۔

★

۱۵۔ **حِجر** (قومِ ثمود کی سرزمین)

اس سورے میں ۹۹ آیات ہیں، بعثت کے چوتھے سال مکّہ میں نازل ہوئی۔ نزول کے حساب سے ۵۴ ویں سورہ ہے۔

حِجر مدینہ و شام کے درمیان ایک سرزمین کا نام ہے جہاں قوم ثمود رہتی تھی، خداوند متعال نے حضرت صالحؑ کو اس قوم کی ھدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔

آیت ۸۰ میں اس قوم کی انبیاء الٰہی کی تکذیب اور اس کے سبب سے سخت عذاب کے متعلق بیان ہوا ہے دوسری اُمتوں کے بھی عبرتناک حالات اور سخت عذاب کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ چند آیات میں حضرت آدمؑ کی خلقت اور ابلیس کی انسان سے دشمنی اور انسان کو گمراہ کرنے کی کوششوں کا ذکر ہے۔

۱۶۔ **نَحل** (شہد کی مکھی) اس سورے میں ۱۲۸ آیات ہیں مکّہ میں سورۂ "کہف" کے بعد نازل ہوئی، اسکی بعض آیات مدینہ میں نازل ہوئیں۔ آیت ۶۸ اور ۶۹ میں شہد کی مکھی کے متعلق بیان ہے کہ کسطرح وہ اپنا گھر بناتی ہے اور شہد کی تیاری کے لئے کسطرح پھلوں اور پھولوں کا رس چوس کر اسکے ذریعہ یہ شفابخش شہد تیار کرتی ہے اور یہ ساری ترکیبیں خالقِ کائنات نے اس کو الہام کی ہیں۔

اس کے علاوہ مختلف نعمتوں کا ذکر ہے، جو زمین و آسمان کے ذریعے ہم تک پہنچتی ہیں، مثلاً سمندر، کشتی، مچھلی، زیرآب جواہرات، ستاروں کی روشنی، بارش، حیوانات، اسکے علاوہ وحی، بعثت، نبوّت، قیامت اور مشرکین کے باطل عقائد اور ملتوں کے کیفرِ کردار کا ذکر بیان کیا گیا ہے۔ نعمتوں کے تذکرہ کی بنا پر اس سورہ کو "نِعَم" بھی کہا جاتا ہے، یعنی نعمتیں۔ اسکے علاوہ اس سورے میں زمانۂ جاہلیت کی بعض رسموں کا بیان اور انکی مذمت ہے۔

۱۷۔ **اسراء** (رات کے وقت حرکت کرنا) اس سورے میں ایک سو گیارہ آیات ہیں
مکہ میں بعثت کے آٹھویں سال نازل ہوئی، اس سورہ کا آغاز واقعہ معراج رسولؐ کے
بیان سے شروع ہوتا ہے کہ کس طرح خداوند متعال نے اپنے رسولؐ کو مکہ سے مسجد اقصٰی
تک سیر کرائی جو معراج کا مقدمہ تھی، درحقیقت یہ ایک اشارہ ہے انسانی تکامل کا۔ اس
سورے کا دوسرا نام "سبحان" بھی ہے۔ اس سورے میں بنی اسرائیل کی طاقت و ضعف
شکست و فتح کے متعلق بیان ہے جو مسلمانوں کے لئے ایک عبرت ہے۔ اسی وجہ سے
اس سورے کا نام "بنی اسرائیل" ہے۔ اس سورے میں بعض اخلاقی پہلو بھی بیان ہوئے ہیں۔
جو گھریلو اور اجتماعی اخلاق سے متعلق ہیں۔ سورے کے آخر میں مشرکین کا قرآن قبول
نہ کرنا اور اس سے متعلق بہانہ گیری کا ذکر ہے۔

۱۸۔ **کہف** : (غار) اس سورے میں ۱۱۰ آیات ہیں مکہ میں، ہجرت سے
پہلے نازل ہوئی۔ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ "جو شخص سونے سے پہلے اس کے آخری
آیت کو پڑھے جس وقت چاہے گا بیدار ہو جائے گا۔ ایک دوسری حدیث میں نقل
ہوا ہے کہ "جو شخص ہر شب جمعہ کو پڑھے گا اس کو شہادت نصیب ہوگی، اور
قیامت کے دن شہداء کے ساتھ محشور ہوگا۔

۱۹۔ **مریم** (حضرت عیسیٰؑ کی والدہ) اس سورے میں ۹۸ آیات ہیں جو کہ
مکہ میں ہجرت سے پہلے نازل ہوئیں، نزول کے لحاظ سے سورۂ فاطرؓ کے بعد نازل ہوئی۔
اس سورے میں حضرت مریمؑ کا قصہ اور حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کا واقعہ بیان ہوا ہے
بعض دوسرے پیغمبروں کا بھی تذکرہ ہے، اس سورہ کی جاذبیت کا اندازہ اس بات سے
لگایا جا سکتا ہے کہ جب حضرت جعفر طیار بن ابی طالبؑ نے اس سورے کی تلاوت حبشہ
کے عیسائی بادشاہ نجاشی کے سامنے کی تو وہ بھی متاثر ہو گیا۔
آخر میں متقین اور مجرمین کا انجام جو جنت اور جہنم کی صورت میں ہے بیان ہوا ہے۔

۲۰۔ **طٰهٰ**: (رسولِ اکرمؐ کا لقب) اس سورے میں کُل ۱۳۵ آیات ہیں اور یہ مکی سورتوں میں سے اس سورے کو "حکیم" اور "کلیم" کے ناموں سے بھی پکارا جاتا ہے۔ اس سورے میں رسولِ اکرمؐ کو مخاطب کر کے حضرت موسیٰؑ کی داستان اور ان کی فرعون سے ملاقات و سامری اور اس کی حرکتیں جو جامع کو انحراف کی طرف لے جا رہا تھا اور فرعون اور اسکی فوج سے بنی اسرائیل کی نجات بیان کی گئی ہے۔ تاکہ رسولِ اکرمؐ اور مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کی جا سکے۔ سورہ کے آخر میں حضرت آدمؑ کے لئے سجدہ کا حکم اور شیطان کے بہکانے و آدمؑ کے جنت سے خارج ہونے کا بیان ہے۔

۲۱۔ **اَنْبِیَاء**: (نبی کی جمع) اس سورہ میں ۱۱۲ آیات ہیں، نزول کے لحاظ سے ۶۲ ویں سورہ ہے۔ جو بعثت کے چھٹے سال مکہ میں نازل ہوئی۔ سورے کی ابتداء میں انبیاء علیہم السلام کی دعوت، پیروکاروں و مخالفین کا انجام، مشرکین کا عناداً رویہ بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بعض انبیاء کے حالاتِ زندگی کا بیان ہے۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ، لوطؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ، نوحؑ، داؤدؑ، سلیمانؑ، ایوبؑ، اسمٰعیلؑ، ادریسؑ، یونسؑ، ذکریاؑ، یحییٰؑ۔

اسکے علاوہ اس سورے میں اسلام کی ایک اور اساس قیامت کا تذکرہ بھی توحید کے ساتھ کیا گیا ہے تاکہ یہ سورہ انبیاءؑ کے پیروکاروں اور مخالفین دونوں کے لئے اتمامِ حجت ہو جائے کہ ان تمام اعمال کا جواب دینا پڑے گا، اور یہ کہ روزِ حساب حتمی ہے۔

۲۲۔ **حج**: (حج بیت اللہ الحرام) اس سورے کی ۷۸ آیات ہیں، ہجرت کے تیسرے سال مدینہ میں سورۂ نور کے بعد نازل ہوئی۔ آیت ۲۶ سے ۳۷ تک کعبہ کی تعمیر، اسکے فوائد، فریضۂ حج کی ادائیگی، اسکے اجتماعی، سیاسی و عبادی اثرات کے متعلق بیان ہے اور اس سے پہلے قیامت برپا ہونے کی ہیبت کا ذکر کیا گیا ہے جو تقریباً ۱۰ آیات پر مشتمل ہے۔ اس سورے میں ذکر شدہ بعض اہم مطالب میں مبداء معاد، جدال و جہاد بھی ہیں۔ اسکے علاوہ

دنیا و آخرت کی قدرت کا بیان ہے

۲۳۔ **مُؤمِنُونَ** : (ایمان لانے والے) اس سورے میں ۱۱۸ آیات ہیں ہجرت سے قبل مکہ میں نازل ہوئی۔ شروع کی (۱۱) آیات میں مومنین کی صفات جیسے نماز میں خشوع، لغویات سے دوری، زکواۃ کی ادائیگی، عفت و امانتداری کا بیان ہے، اسکے بعد انسان کی خلقت، خدا کی نعمتیں، دعوتِ انبیاء و قیامت کا تذکرہ ہے اور انبیاء کی دعوت کے مقابلے میں قوموں کا ردِ عمل بیان ہوا ہے خصوصاً حضرت نوح، موسیٰ و عیسیٰ کا بیان بھی ہے۔

۲۴ **نُور** : (روشنی) اس سورے میں کل ۶۴ آیات ہیں۔ مدینہ میں سنہ ۶ھ میں نازل ہوئی، اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان و زمین کا نور اور دنیا کو وجود میں لانے والا ہے۔ آیت ۳۵ اور اس کے بعد کی آیات تلاوت کیجیے جو " اللہ نور السموات ..... سے معروف ہے۔ آیت ۱۱ میں " افک " کی داستان بھی بیان کی گئی ہے۔

اس سورے میں حدودِ الٰہی و قوانین کی تشریح، پردہ، اسلام میں تربیتِ فرزند اخلاق آداب معاشرت، گھر میں داخل ہونے کے آداب، گناہوں سے آنکھوں کی حفاظت، عفتِ خواتین کے لئے گھر کے باہر آرائش اور خود نمائی سے منع کیا گیا ہے۔

حقیقت میں اس سورے کا پیغام اسلامی قوانین کے سامنے سر جھکا دینا اور خدا اور اسکے دین کی مکمل اطاعت ہے۔

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ اس سورے کی تلاوت کے ذریعے اپنے گھر اور اولاد کی عفت و پاکدامنی کی حفاظت کرو۔ اور خواتین کو یہ سورہ پڑھاؤ کیونکہ اس میں ان کے لئے وعظ و نصیحت ہے۔

۲۵۔ **فرقان** (فرق بتانے والا) اس سورے میں ۷۷ آیات ہیں اور یہ مکہ میں نازل ہوئی فرقان قرآن کریم کے ناموں میں سے ایک نام ہے کیونکہ یہ کتاب حق و ہدایت کو

باطل و گمراہی سے جدا کرنے والی ہے، جیسا کہ آیت نمبر ایک میں ذکر ہے۔

یہ سورہ کلّی طور پر پیغمبرؐ کی تقویتِ قلبی کے لئے نازل ہوئی ہے کہ دینِ الٰہی کی تبلیغ میں انھیں جو مشکلات پیش آرہی ہیں وہ مشرکین کا عنادانہ روّیہ اور انکی ہٹ دھرمی کے سامنے رسولِ اکرمؐ استقامت کریں۔

اس کے علاوہ قیامت کا تذکرہ اور اس دن لوگوں کا حسرت زدہ ہونا بیان ہوا ہے، تاکہ لوگوں کا ضمیر غفلت سے بیدار ہو جائے، اس سورے میں الٰہی نعمتوں، جیسے سورج، دن، رات، ہوا، سمندر وغیرہ کا تذکرہ ہے۔ اور آیت ۶۳ سے "عباد الرحمٰن" کی صفات بیان فرمائی ہیں۔

۲۶۔ شعراء: (شاعر کی جمع)

اس سورے میں ۲۲۷ آیات ہیں، بعثت کے چوتھے سال مکہ میں نازل ہوئی۔ اس کا ایک اور نام "جامعہ" ہے۔

اس سورے کی آخری ۴ آیات میں بے ہودہ اشعار کہنے والے بے دین، بے عمل شاعروں کی مذمت اور مومن شعراء جو باعمل اور خدا کو یاد دلانے والے اور ظلم دشمن کے بعد نجات پانے والے ہیں، ان کی مدح کی گئی ہے، یہ ایک طریقہ ہے کسی گروہ کی اصلاح اور اس کو راہِ راست پر ہدایت کرنے کا۔

یہ سورہ بھی مکّی سوروں کی طرح زیادہ تر مسائلِ اعتقادی سے متعلق ہے۔ وحدانیت، نبوّت، قیامت، جنّت و جہنّم کا بیان، اور اس کے علاوہ اس میں موسیٰؑ، ابراہیمؑ، نوحؑ، ھودؑ، صالحؑ، لوطؑ و شعیب علیہم السلام کا تذکرہ اور انتہا میں اسلام اور رسولِ اکرمؐ کا

تذکرہ ہے۔

۲۷۔ **نمل**: (چیونٹی) اس سورے میں ۹۳ آیات ہیں، ہجرت سے پہلے بعثت کے آٹھویں سال مکہ میں نازل ہوئی۔

آیت ۱۸ میں حضرت سلیمانؑ کے لشکر جو جن وانس اور پرندوں پر مشتمل تھا، کا چیونٹیوں کی وادی سے گذر کا تذکرہ ہے، اور اس میں لوگوں کی توجہ چیونٹی کی عظیم خلقت کی طرف مبذول کرائی ہے، حضرت سلیمانؑ کے قصّے کی وجہ سے اس سورے کو "سلیمانؑ" بھی کہا جاتا ہے۔

اس سورے میں بھی لوگوں کے غور وفکر اور تدبر کے لئے تاریخ سے مختلف انبیاءؑ کے واقعات اور مشرکین ومخالفین سے ان کی ملاقات اور پھر مومنین ومخالفین کے انجام کو بیان کیا گیا ہے۔

۲۸۔ **قصص**: (واقعات) یہ سورہ ۸۸ آیات پر مشتمل ہے، ہجرت سے قبل ۱۰ بعثت میں مکہ میں نازل ہوئی۔ اس سورے میں مختلف انبیاء اور انکی اُمتوں کے قصّوں کو نقل کیا گیا ہے جیسے حضرت موسیٰؑ کی ولادت سے لیکر نبوت تک کے قصّے، بنی اسرائیل کی سختیوں سے نجات کے قصّے اور قارون کی ثروت جمع کرنے اور اس کا انجام بیان ہوا ہے۔ جس دوران یہ سورہ نازل ہوئی وہ مسلمانوں پر سختی اور مشکلات کا دور تھا، انکے سامنے بنی اسرائیل پر فرعونی مظالم اور بالآخر مظلوموں کی فتح وکامرانی کی نوید دی اور آخر میں یہ بتایا گیا کہ فتح مستضعفین کا مقدر ہے۔ اور خداوند متعال نے ان ہی کو زمین کا وارث وامام بنایا ہے۔ اس سورے میں حضرت موسیٰؑ اور فرعون کا قصّہ ایک سمبل اور علامت کی صورت اختیار کر گیا ہے یعنی حق و باطل کی دائمی جنگ میں فتح ونصرت ہمیشہ اہلِ حق کی ہوتی ہے، کلمۂ "قصص" آیت ۲۵ میں ذکر ہوا ہے، جب حضرت شعیبؑ کی بیٹی نے کنویں سے پانی نکالنے کے قصّے کو

حضرت موسیٰ کی مدد کو بیان کیا۔ آیت ۷۶ کے بعد سے قارون کی زر اندوزی تکبّر پر تنقید اور اس کے زوال اور پست انجام کا تذکرہ کیا ہے۔

۲۹۔ **عنکبوت**: (مکڑی) | یہ سورہ ۶۹ آیات پر مشتمل ہے، ہجرت سے قبل مکہ میں نازل ہوئی ترتیبِ نزول کے لحاظ سے سورۂ روم کے بعد ہے۔ کافروں اور مشرکوں کے اعتقادات الحادی کو مکڑی کے جالے سے تشبیہ دی گئی ہے، جس طرح مکڑی کا جالا کمزور ہوتا ہے اسی طرح کافروں اور مشرکوں کے اعتقادات بھی بے بنیاد ہیں اور پانی کے بلبلے کی مانند جلد ختم ہوجانے والے ہیں۔ آیت ۴۱ میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے۔

یہ سورہ جو مکہ میں نازل ہوئی، مسلمانوں کی کفار سے لڑائی اور کفار کی بدعہدی و بدقولی اور مسلمانوں کے خلاف شر انگیزیوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اسمیں حضرت ابراہیمؑ اور دوسرے انبیاء کے قصے، ان کی فداکاری و صبر کو بیان کیا گیا ہے جو مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

۳۰۔ **رُوم**: (ملک روم) | سورۂ روم ۶۰ آیات پر مشتمل ہے، ہجرت سے قبل مکہ میں نازل ہوئی۔ نزول کے لحاظ سے ۷۹ ویں سورہ ہے سورے کی ابتداء میں ملک رُوم کی فتح کا ذکر ہے۔

یہ پیش گوئی درحقیقت صدرِ اسلام کی ہے جو مسلمانوں کو ان سخت حالات میں ایک عظیم فتح کی نوید دے رہی ہے، تاکہ مسلمان اور زیادہ جوش و ولولہ سے راہِ حق پہ گامزن رہیں۔ چند مسلسل آیات میں خدا کی نشانیوں کو اور ان کی مصداق کو ذکر کیا ہے، زمین و آسمان میں نظر آنے والی مخلوقات کا بیان اور مظاہرِ فطرت سے خدا شناسی کی طرف انسان کو متوجہ کیا ہے، آیت ۳۰ اور ۴۲ میں پھر قیامت جیسے اہم مسئلے اور اسکے بعد کی ابدی زندگی کا ذکر ہے۔

۳۱۔ **لقمان** : (حکیم لقمان) اس سورے میں ۳۴ آیات ہیں، ہجرت سے کے قریب مکہ میں نازل ہوئی، حکیم لقمان سے منسوب یہ سورہ جس کی آیت ۱۲ سے ۲۰ میں اس فلسفی کے حکیمانہ واعظ و نصیحت جو انہوں نے اپنے فرزند بیٹے کیں جس میں خدا، دین اور انسان کی لوگوں سے ملاقات اور میانہ روی کو بیان کیا ہے۔ مجموعی طور پر یہ سورہ وحدانیت، حکمت، معرفت و قیامت کو بیان کرتی ہے، اور انسانوں کی فطرت کو مخاطب قرار دیا ہے تاکہ انسان خدا کی نعمتوں پر توجہ کرے، خدا کی شناخت و اطاعت میں اپنا سر جھکا دے اور اس وسیلے سے سعادتِ ابدی حاصل کرے۔

۳۲۔ **سجدہ** : (سجدہ کرنا) اس سورے میں ۳۰ آیات ہیں، بعثت کی ابتداء میں مکہ میں نازل ہوئی، آیت ۱۵ میں مومنین کی روشن صفات کو بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے کہ مومنین خدا کی آیات کو یاد کر کے خدا کی تعظیم میں اپنے سروں کو خاک پر رکھ دیتے ہیں اور حالتِ سجدہ میں اللہ کی ثنا کرتے ہیں۔

اس سورہ کا ایک اور نام "مضاجع" ہے۔ آیۂ سجدہ کی تلاوت کے وقت واجب ہے کہ سجدہ کیا جائے۔ مجموعی طور پر سورے کا مقصد مبداء اور معاد پر استدلال کرنا ہے، اور نبوت اور خلقتِ جہاں کے متعلق لوگوں کے دلوں سے شک و شبہات کو دور کرنا ہے اس سورے میں مومنین اور فاسقین کا بیان اور ان کی جزا و سزا کا ذکر ہے اور حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کا ذکر بھی موجود ہے۔

۳۳۔ **احزاب** : (گروہ کی جمع) یہ سورہ ۷۳ آیات پر مشتمل ہے۔ مدینہ میں ہجرت کے چھٹے سال نازل ہوئی۔ مشرکینِ عرب کے مختلف قبائل اور گروہوں نے اسلام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کے لئے اتحاد کر کے ایک متحدہ محاذ بنا کر مدینہ کا محاصرہ کر لیا۔ جس کے نتیجے میں جنگِ خندق وقوع پذیر ہوئی۔

آیت ۹ سے ۲۷ تک اس حملے کے ردِ عمل کے طور پر مسلمانوں کے مسائل اور حالات، مدینہ میں موجود یہودیوں کی اسلام دشمنی اور مشرکین کی حمایت کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، اسی لئے سورہ کے شروع ہی میں کفّار و منافقین کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے۔

بعد کی آیات میں رسولؐ اکرم کا مومنین و منافقین سے رابطہ اور اپنی ازواج سے تعلق بیان کیا گیا ہے، اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ لوگ بقیہ افراد کے لئے نمونۂ عمل ہیں، ان کے اعمال لوگوں پر بہت زیادہ تاثیر رکھتے ہیں، اسی لئے ان کی نیکیوں اور برائیوں پر دگنا ثواب و عتاب ہے۔

آیت ۳۶ میں رسولؐ اللہ کے منہ بولے بیٹے (زید) کی سابقہ بیوی سے رسولؐ اکرم کی شادی کا تذکرہ ہے۔

اسی طرح آیت ۴۰ میں رسولؐ اکرم کے خاتم الانبیاء ہونے کو بیان کیا گیا ہے اور سورہ کے آخر میں منافقین کے خلاف بیان ہے۔

ایک حدیث میں بیان ہوا ہے کہ یہ سورہ قریش کے مرد و عورتوں کی برائیوں کو بیان کرتی ہے۔

۳۴۔ سَبَا: (قوم سبا)

۵۴ آیات پر مشتمل یہ سورہ ہجرت سے پہلے مکہ میں نازل ہوئی۔ ترتیب نزول کے لحاظ سے ۵۸ نمبر کی سورہ ہے۔

سبا، اس قوم کا نام ہے جو حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں تھی اور اس پر "بلقیس" نام کی عورت حکومت کرتی تھی۔

آیت ۱۵ کے بعد اس قوم کے ساتھ حضرت سلیمانؑ کے روابط کا ذکر اور حضرت داؤدؑ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اس سورہ میں رکن اساسی، اسلام، توحید، نبوّت و قیامت کا بھی تذکرہ موجود ہے آیت ۲۸ میں رسولؐ کی رسالت جہانی ہونیکا بیان اور آپ کی نصرت وحمایت کا اعلان ہے۔

۳۵۔ **فاطر** (وجود میں لانے والا) اس سورے میں ۴۵ آیات ہیں۔ جو بطور کلی مکہ میں نازل ہوئیں۔ سوائے چند آیات کے، جو مدینہ میں نازل ہوئیں۔

سورہ کے آغاز میں ہی اس صفت سے خدا کی حمد وثنا کی گئی ہے کہ وہ ہستی جس نے عدم کا پردہ چاک کر کے آسمان و زمین کو وجود بخشا۔

اس سورے کا ایک اور نام "ملائکہ" ہے۔ آیت اوّل میں ملائکہ کا ذکر ہے کہ وہ پیغام الٰہی کو پہنچانے والے اور احکام وفرامینِ الٰہی کو اس جہان میں اجراء کرنے والے ہیں۔

اس سورے میں خدا کی قدرت، حکمت اور اس کی نعمتوں کا ذکر ہے اور خدا کی وحدانیت، ربوبیت، انسان کی خلقت، دن ورات کی آمد، چاند، سورج، پانی مچھلی، سب چیزوں کا تذکرہ ہے کہ یہ چیزیں انسان کو خدا کی اطاعت و شکرانہ کی طرف لے جاتی ہیں۔

۳۶۔ **یٰسین** (حرف مقطعہ، پیغمبر اکرم سے خطاب) سورہ یٰسین ۸۳ آیات پہ مشتمل ہے جو مکہ میں نازل ہوئی ترتیب کے لحاظ سے ۵۹ ویں نمبر پہ ہے۔ اس سورے کو "قلبِ قرآن" بھی کہا جاتا ہے۔ اس سورے میں پیغمبر اکرمؐ کے ساتھ گفتگو کی گئی ہے اس میں دعوتِ الٰہی کے تین اساسی ارکان کو بیان کیا گیا ہے جو توحید، نبوت اور قیامت ہیں۔ اسکے علاوہ عوام النّاس کا ان ارکانِ اساسی کو قبول یا رد کرنے کا بیان اور اسکے مجرمین و متقین کے انجام کو بیان کیا گیا ہے۔

بنجر زمین کا سرسبز ہونا، باغ میوہ کا اگنا، مخلوقات کا نسل در نسل ہونا، دن رات، سورج، چاند، کشتی کا سمندر میں رواں ہونا وغیرہ کو خدا کی نشانیوں میں شمار کیا ہے۔

۳۷۔ **صافات** : (صف باندھنے والے) اس سورے میں ۱۸۲ آیات ہیں، جو بعثت کے ابتدائی دور میں مکہ میں نازل ہوئی۔ مختلف تفاسیر کی بنا پر اس سورہ کی پہلی آیت میں خداوند متعال نے صف میں کھڑے ہونے والے ملائکہ یا مجاہدین کی منظم صفوں، یا منظم انداز میں سفر کرنے والے پرندوں یا نمازیوں کی صفوں کی قسم کھائی ہے۔ اس سورے کی جان توحید کا بیان و مشرکین کے باطل عقائد کو رد کرنا اور خصوصیت کے ساتھ جن یا کسی اور مخلوق سے خدا کی رشتہ داری کا انکار ہے۔

قیامت میں حساب کتاب اور جنت کی نعمتوں اور دوزخ کی تکالیف کو بھی بیان کیا گیا ہے، اسکے علاوہ حضرت نوحؑ کا قصہ، حضرت اسمٰعیلؑ کے ذبح کے ذریعے حضرت ابراہیمؑ کا امتحان اور حضرت لوطؑ و یونسؑ کی داستانوں کا ذکر ہے۔

۳۸۔ **ص** (حرف مقطعہ) یہ سورہ ۸۸ آیات پر مشتمل ہے جو تقریباً بعثت کے چوتھے یا پانچویں سال مکہ میں نازل ہوئی۔ اس سورے میں پیغمبرؐ کی دعوت کو توحید اخلاص و بندگی بتایا ہے۔ اسی واسطے سے دو گروہ، ایک موافقین اور دوسرا مخالفین کا بیان، ایک حق دوسرا باطل، جو ہمیشہ ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں، کا ذکر ہے۔

اسکے علاوہ خلقتِ انسان، آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم الہیٰ، ابلیس کی مخالفت، ابلیسؑ کی بنی آدمؑ سے دشمنی اور ان کو راہِ حق سے گمراہ کرنے کی کوشش کا بیان اور اس بات کا بیان کہ شیطان کے بہکاوے سے خدا کے مخلص بندے بچ سکیں گے۔

۳۹۔ **زمر** : (گروہ کی جمع) اس سورہ میں ۷۵ آیات ہیں جو مکہ میں نازل ہوئیں۔

آیت ۷۰ سے آخر سورہ تک اس چیز کا بیان ہے کہ قیامت جس دن

حساب ہوگا اور متقین کو ثواب ہوگا اور کفّار کو عذاب دیا جائے گا۔ اس دن لوگ گروہ گروہ کی صورت میں اپنے انجام یا منزل کی طرف گامزن ہونگے۔

اس سورے کا دوسرا نام "غرف" ہے یعنی کمرے، کیونکہ آیت ۲۰ میں بیان ہوا ہے کہ مومنین کے لئے جنت میں مختلف منازل اور کمرے ہونگے۔

اس سورے میں خدا کی خاطر اخلاص، دینِ حق کو قبول کرنے کے لئے دل کو بیدار کرنے، مومنین و کفّار کے درمیان دنیا و آخرت میں حالات کا ذکر ہے اور مجموعاً یہ سورہ آخرت میں نیکی اور بدی کے ملنے والے ثواب و عذاب کے بارے میں ہے۔

۴۰۔ **مُؤمِن** (ایمان لانے والا) | یہ سورہ ۸۵ آیات پر مشتمل ہے جو ہجرت سے قبل مکہ میں نازل ہوئی۔ آیت ۲۷ کے بعد "مومن آلِ فرعون" کا تذکرہ ہے یہ وہ شخص تھا جو اس طاغوتی نظام کے اندر حضرت موسیٰؑ پر ایمان لایا تھا اور خاموشی کے ساتھ حکومتی اداروں میں حضرت موسیٰؑ کے پیغام کو پہنچا رہا تھا اور حضرت موسیٰؑ کے خلاف فرعون اور اسکے نمک خواروں کے مذموم منصوبوں کو ناکام بناتا تھا۔

اس سورے کا دوسرا نام "غافر" ہے یعنی گناہوں کا بخشنے والا اور غلطیوں کا چھپانے والا، اس سورہ کی تیسری آیت میں خدا کو اس صفت کے ساتھ یاد کیا گیا ہے۔

اس سورے کا ایک اور نام "طول" ہے یعنی باقی اور پائیدار نعمت ایک آیت میں خداوند متعال کو "ذی الطول" کے لقب سے پکارا گیا ہے۔

اس سورے میں ذکر شدہ دوسرے مطالب میں اہلِ حق اور اہلِ باطل میں جھگڑا، قیامت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت مطلقہ، ظالم و جابر قوتوں کی سرنگونی کے اسباب، حضرت موسیٰؑ کی دعوت اور قیامت کے دن لوگوں کو ان کے اعمال کے لحاظ سے تقسیم بندی کو بیان کیا گیا ہے۔

۴۱۔ **فُصِّلَت** : (جُدا جُدا) | اس سورے میں ۵۴ آیات ہیں جو مکّہ

میں بعثت کے شروع میں نازل ہوئی۔ آیت ۳ میں ارشاد ہوا ہے کہ یہ قرآن وہ کتاب ہے جس کی آیات کو جدا جدا کر کے بیان کر دیا گیا ہے تاکہ اہلِ علم اسے سمجھ سکیں۔

اس سورے کا دوسرا نام "مصابیح" ہے کیونکہ آیت ۱۲ میں ارشاد ہوا ہے کہ اس آسمان کو ستاروں کے ذریعے زینت دی گئی ہے وہ ستارے چراغوں کی مانند ہیں۔ اس کو بعض نے "حم سجدہ" بھی نام دیا ہے اس سورے کے دیگر موضوعات میں رسالت، خدا، آخرت، وحی، توحید کے علاوہ قدرتِ مطلقہ کا بیان ہے کہ دنیا و آخرت میں کس طرح تکذیب کرنے والوں کو عذاب میں مبتلا کرے گا۔

۴۲۔ **شوریٰ** (مشورہ کرنا) سورۃ شوریٰ جو ۵۳ آیات پر مشتمل ہے، مکہ میں ہجرت سے ایک سال قبل نازل ہوئی۔ آیت ۳۸ میں مومنین جو اہلِ نماز، اہلِ تقویٰ و انفاق ایک دوسرے کے مددگار ہیں ان کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کاموں کو مشورے سے کرتے ہیں۔

اس سورے نے وحیِ الٰہی اور اس کے مضامین کو اپنا مرکز قرار دیا ہے، اور لوگوں کو پیغامِ الٰہی کو قبول کرنے یا نہ کرنے کو اور بعض الٰہی نشانیوں کو بیان کیا ہے، اسکے علاوہ راہِ مستقیم پر چلنے کے نتائج اور بالآخر قیامت اور ابدی زندگی کا تذکرہ ہے۔

۴۳۔ **زخرف** : (زینت و زیور) اس سورے میں ۸۹ آیات ہیں جو بعثت کے پانچویں اور چھٹے سال میں مکہ میں نازل ہوئی۔

آیت ۳۳ تا ۳۵ تک دنیاوی زندگی کو کمتر بیان کیا گیا ہے، ارشاد ہوتا ہے کہ "اگر یہ نہ ہوتا کہ تمام لوگ ایک امت ہوں تو کفار کو ایسے گھر عطا کرتا جن کی چھت چاندی کی اور در و دیوار بھی قیمتی چیزوں کی ہوتی.... اس مطلب کو بیان

کرکے اللہ تعالیٰ نے آخرت اور حیات دانی زندگی کو اہمیت دی ہے اور ایک بحث کی ہے جس میں مشرکین کے بے بنیاد عقائد اور ان کی خرافاتی رسموں پر اعتراض کیا ہے تاکہ وہ سوچنے سمجھنے کی کوشش کریں اور اسلام کو قبول کرنے کا زمینہ فراہم ہو جائے۔

دوسرے حصے میں فرعون کے غلط انداز اور ان کے غلط معیارات کو بیان کیا ہے، اور حضرت عیسیٰؑ کی دعوت کا تذکرہ ہے۔ اس سورہ میں اسکے علاوہ خرافات کی تصحیح، توحید کے متعلق جدال قیامت کی نشانیاں، ارسال رسول خصوصاً حضرت ابراہیمؑ، موسیٰؑ و عیسیٰ علیہم السلام کا تذکرہ ہے۔

۴۴۔ **دُخان** : (دھواں) یہ سورہ ۵۹ آیات پر مشتمل ہے جو مکہ میں بعثت کے چوتھے سال نازل ہوئی۔ تاکید کی گئی ہے کہ اس سورہ کو واجب و مستحب نمازوں میں پڑھا جائے۔ آیت ۱۰ میں ارشاد ہوا ہے کہ "اس دن کا انتظار کرو جب آسمان دھواں دھواں ہو جائے گا۔"

بعض نے اس دھوئیں کو قیامت کی علامت کہا ہے، جبکہ بعض نے کہا ہے کہ قیامت کے دن ایسا دھواں بلند ہوگا جو منافقین کی آنکھ اور کان کو بھر دے گا۔

بعض مفسرین نے اس دھوئیں کو موجود ذکر کیا ہے کہ پیغامِ الٰہی سے دوری اور انبیاء کی تکذیب کے نتیجے میں قحط وغیرہ نازل ہوتا ہے جس کی وجہ سے لوگ کمزور نحیف ہو جاتے ہیں جب وہ آسمان کی طرف نگاہ کرتے ہیں تو انھیں دھند نظر آتی ہے بہرحال سورے میں پیغامِ حق کی تکذیب کرنے والوں کو عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔

داستانِ حضرت موسیٰؑ و فرعون کے غرق ہونے کو دنیاوی عذاب اور دوزخ کو مختلف عذابوں کو اخروی عذاب کے طور پر بیان کیا گیا ہے تاکہ لوگ عبرت حاصل کر سکیں۔

۴۵۔ **جاثیہ** (حالتِ خضوع میں گھٹنے ٹیکنا) ۳۷ آیات پر مشتمل ہے جو بعثت کے آٹھویں سال مکہ میں نازل ہوئی اس سورے میں اس چیز کا بیان ہے کہ قیامت

کے دن تمام امتیں ذلت کے ساتھ خداوند متعال کے حضور حساب کتاب کے لئے پیش ہونگی یہ قدرتِ الٰہی کا ایک مظہر ہے جس کا تذکرہ آیت ۲۸ میں کیا گیا ہے۔

سورے کی ابتداء توحید و شریعت کے بیان پر توجہ اور آیاتِ الٰہی کے بیان سے ہوتی ہے — اور متکبرین جو خدا کی نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں، ان کو ڈراتی ہے اور اس بات کا بیان ہے کہ دنیا میں اعمال لکھے جائیں گے۔ اور قیامت کے روز پیش کئے جائیں گے تاکہ عذاب دیا جا سکے۔ اس سورے کو "شریعت" اور "دھر" کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

۴۶۔ **احقاف** : (قوم عاد کا وطن) اس سورے میں ۳۵ آیات ہیں جو مکہ میں نازل ہوئیں۔ آیت ۲۱ میں ذکر ہوا ہے کہ حضرت ہودؑ نے اپنی قوم (عاد) کو سرزمین احقاف میں عذابِ الٰہی سے ڈرایا۔

سرزمینِ احقاف سعودی عرب کے جنوب میں واقع تھی لیکن اب اس کا کوئی نام و نشان نہیں ہے۔

اس سورے میں قوم عاد کی ہلاکت اور مکہ کے اطراف میں دوسری قوموں کی ہلاکت اور جنات کے ایک گروہ کا ایمان لانا، معاد، نبوت اور توحید کا بیان ہے سورہ آخر میں پیغمبر اکرم کو صبر و بردباری کی تلقین کرتی ہے۔

۴۷۔ **محمدؐ** (نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

یہ سورہ ۳۸ آیات پر مشتمل ہے جو اسلام کی قدرت کے زمانے میں مدینہ میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک "محمدؐ" اس سورہ کی دوسری آیت میں مذکور ہے، کفار کی صفات اور ان کے طریقۂ کار اور مومنین کی صفات اور ان کے نیک اعمال، مومنین پر نعمتوں کا نزول، کفار پر وارد ہونے والے عذاب کا تذکرہ ہے، ان دو گروہوں جو ایک اہلِ حق اور دوسرا اہلِ باطل پر مشتمل ہے۔

کا موازنہ کیا ہے اور اس بات کا بیان ہے کہ جانتے بوجھتے پیغمبرؐ اور دینِ خدا کا انکار کرنے والے خود اپنا نقصان کرتے ہیں۔

اس سورہ کا دوسرا نام "قتال" ہے، کیونکہ کفار سے جنگ وجہاد، اور ان کے مقابلے میں قاطعانہ رویّہ اس سورہ سے بالکل آشکار ہے۔

۴۸۔ **فتح: (فتح)** یہ سورہ ۲۹ آیات پر مشتمل ہے جو ۶ھ میں صلحِ حدیبیہ کے بعد مدینہ میں نازل ہوئی۔ آغاز میں اس فتحِ مبین کی طرف اشارہ ہے جو صلحِ حدیبیہ کی صورت میں مومنین کو نصیب ہوئی، پیغمبرِ اکرمؐ نے اپنے ۱۴۰۰ اصحاب کے ساتھ مشرکین سے جہاد کے لئے مکّہ کی جانب روانہ ہوئے اس مختصر لشکر کے ساتھ کامیابی کی کوئی امید نہ تھی، مگر صلحِ حدیبیہ کے ذریعے ۱۰ سال تک جنگ بندی مسلمانوں کی ایک بڑی کامیابی تھی۔

اسی کامیابی کے نتیجہ میں ۷ھ میں فتحِ خیبر اور ۸ھ میں فتحِ مکّہ نصیب ہوئی جو ۱۲۰۰۰ مجاہدین کے ساتھ ممکن ہوا۔ اور اس فتح کی طرف آیت ۲۷ میں اشارہ کیا گیا ہے، یہ وہ فتحِ مبین ہے جس پر سورہ کا نام رکھا گیا ہے۔

اکثر سورہ مسلمانوں کے داخلی مسائل کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو بعض مسلمانوں سے متعلق ہے جو اپنی جان بچانے اور سازشوں کا شکار ہوگئے تھے۔ اس کے علاوہ زمانۂ جاہلیت کے اخلاق اور اس کے بعد رسولِ اکرمؐ کے لائے ہوئے اخلاقِ اسلامی کا تذکرہ ہے۔

اس کے علاوہ آخری آیت رسولُ اللہ کی رسالت کے بیان کے ساتھ ان کے اصحاب کی خصوصیات کا بیان ہے "اشدّاء علی الکفّار و رحماء بینھم"۔ "اصحابِ رسولؐ کفار کے مقابلے میں سخت و شدید ہیں، لیکن مسلمانوں کے لئے رحیم ہیں۔

۴۹۔ **حجرات** (حجرہ کی جمع) اس سورۃ میں ۱۸ آیات ہیں جو سنہ ۹ھ میں مدینہ میں نازل ہوئی۔ آیت ۴-۵ میں ان لوگوں کو منع کیا گیا ہے جو ادب و اخلاق کا لحاظ کئے بغیر دور سے رسول اللہ کو آواز دیا کرتے تھے۔

اس سورے میں نکاتِ اخلاقی و ادبی بیان کئے گئے ہیں کہ مسلمان رسول اللہ اور خدا سے کس طرح رابطہ رکھیں اور ان سے آگے جانے کی کوشش نہ کریں مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے رواداری اور دوسرے مومنین میں صلح و صفائی کی کوشش کریں۔ دوسرے لوگوں کا مذاق اڑانے اور بے عزتی کرنے اور سوءِ ظن تجسّس و غیبت سے منع کیا گیا ہے اور برتری و بلندی کا معیار فقط اور فقط تقویٰ قرار دیا ہے۔

۵۰۔ **ق** : حرف مقطعہ ۴۵ آیات پر مشتمل یہ سورہ بعثت کے پانچویں سال مکّہ میں نازل ہوئی۔ اس سورے میں کلّی طور پر قیامت کے متعلق گفتگو ہے۔ اور انسان کی پیدائش سے موت اور اس کے بعد کے احوال کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ بعض نعمتوں کا ذکر ہے

۵۱۔ **ذاریات** : (منتشر کرنے والی) یہ سورہ ۶۰ آیات پر مشتمل ہے مکّہ میں بعثت کے ساتویں سال نازل ہوئی۔ پہلی آیت میں اس صفت کے رکھنے والے فرشتوں یا ہوا کی قسم کھائی گئی ہے جو خاک و بادلوں کو اِدھر سے اُدھر لے جاتی ہے، یہ آیت خدا کے اس نظام کو چلانے کی تدبیر کی طرف ایک اشارہ ہے۔

اس سورے میں قیامت اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات، متقین کی صفات، حضرت ابراہیمؑ، موسیٰؑ، قوم عاد، ثمود، قوم نوحؑ کے قصّے اور مخلوق کی تکثیر نسل کو بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ انسانوں اور جنّات کے مقصدِ خلقت

"عبادت" کا بیان ہے اور آخر میں ظالموں اور کافروں کے لئے سخت عذاب کا وعدہ ہے۔

۵۲۔ **طور:** (ایک پہاڑ کا نام) یہ سورہ ۴۹ آیات پر مشتمل ہے۔ جو بعثت کے چوتھے سال مکہ میں نازل ہوئی، پہلی آیت میں اس مقدس پہاڑی کی قسم کھائی ہے جو حضرت موسیٰؑ کی اپنے پروردگار سے مناجات کی جگہ تھی۔

اس سورے میں قیامت، جنت، جہنم، جنت میں جنتیوں کو ملنے والی بے انتہا نعمتوں اور دوزخ میں کفار و مشرکین کیلئے مختلف نوعیت کے عذابوں کا تذکرہ ہے۔ احادیث میں ذکر ہوا ہے کہ اس سورہ کا کثرت سے پڑھنا زندان سے آزادی کا سبب ہوتا ہے۔

۵۳۔ **نجم** (ستارہ) یہ سورہ ۶۲ آیات پر مشتمل ہے جو مکہ میں نازل ہوئی۔ سورے کے آغاز میں ستارے کی قسم کھائی گئی ہے۔ اس وقت جب وہ غروب ہو۔ اس سورے کا مرکز و محور خالقیت، ربوبیت، نبوت، قیامت کا بیان اور وحی کا پہنچانا، مشرکین کی سرزنش، انسان شناسی، توحید اور خدا کی مخالفت سے ڈرانا ہے۔ بطور کلی اس سورہ میں دعوت اسلام کو قبول کرنے کا شوق اور اسلام سے منہ موڑنے کو منع کیا گیا ہے۔

بعض مفسرین نے "نجم" سے مراد قرآن لی ہے کہ یہ فروزاں ستارہ ہے جو بشریت کی ہدایت کے لئے نازل ہوا۔

۵۴۔ **قمر:** (چاند) اس سورے میں ۵۵ آیات ہیں جو بعثت کے چوتھے سال مکہ میں نازل ہوئی۔ اس سورہ کی پہلی آیت واقعہ "شق القمر" کی جانب اشارہ کرتا ہے جو مشرکین کے اصرار پر رسول اللہؐ نے انجام دیا۔

اس سورے میں الٰہی پیغام کو جھٹلانے اور بہانہ بازیاں کرنے والوں کو سخت عذاب

سے ڈرایا گیا ہے اور عبرت کے لئے قومِ نوحؑ، عادؑ، ثمود، لوطؑ و آلِ فرعون کے واقعات کا بیان ہے اور آخر میں دوزخیوں کے انجام اور مومنین کے نیک انجام کی طرف اشارہ ہے۔

۵۵۔ **رحمٰن** (بخشنے والا) | ۷۸ آیات پر مشتمل یہ سورہ جسے آئمہؑ علیہم السلام نے "عروس قرآن" سے تعبیر کیا ہے۔ نزول کے لحاظ سے بعض نے اس مکی اور بعض نے مدنی قرار دیا ہے۔

رحمٰن، اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے، اس سورے کی ابتداء میں خداوند تعالیٰ کو بعنوان رحمٰن، قرآن کی تعلیم دینے والا، اور انسان کا خالق ..... بیان کیا گیا ہے۔

سورۂ رحمٰن میں انسان اور جن کو مخاطب کر کے دنیا کی خلقت، خدا کی نعمتوں اور دوزخ کے عذاب کا تذکرہ کیا ہے اور اس سورہ میں ۳۱ مرتبہ فبای آلاء ربکما تکذبان کی تکرار کے ساتھ یہ سوال کیا گیا ہے کہ تم اللہ کی کن کن نعمتوں کا انکار کرو گے۔

۵۶۔ **واقعہ** (حادثہ) | یہ سورہ ۹۶ آیات پر مشتمل ہے، جو بعثت کے ابتدائی ایام میں مکہ میں نازل ہوئی ہے اس سورے کی تلاوت کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

واقعہ، قیامت کا نام ہے، یہ ایسا حادثہ ہے جو حتماً رونما ہوگا۔ سورے کی ابتداء میں اس کے وقوع پذیر ہونے اور اس کی علامات کو بیان کیا گیا ہے اور سورے کے آخر تک اہلِ جنّت و دوزخ کے حالات کو بیان کیا گیا ہے۔

سورے میں قرآن کی اہمیت کا بھی تذکرہ ہے جو خدا کی جانب سے نازل ہوا ہے اس سورہ میں انسانوں کو تین گروہ میں تقسیم کیا گیا ہے اصحاب یمین، اصحابِ شمال اصحابِ سابقون۔

۵۷۔ **حدید** : (لوہا) یہ سورہ ۲۹ آیات پر مشتمل ہے جو ۵ھ ہجری میں مدینہ میں نازل ہوئی، آیت ۲۵ میں لوہے کو جو منفعت و قدرت کا مظہر ہے کتاب و میزان کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے جو عدالت و مکتب کی مظہر ہیں، لفظ حدید کی مختلف تاویل ہیں جن میں اسلحہ یا امام یا حضرت امام زمانہؑ قائمِ آلِ محمدؐ مشہور ہیں۔ مرآۃ الانوار ص ۱۲۴)

سورے کا اصل محور راہِ خدا میں انفاق ہے، جس کی اساس ایمان اور تقویٰ ہے، اس کے علاوہ اخلاص، زھد، واعظ، نصیحت، مبدء و معاد کا بیان ہے۔ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ آخر زمانے کے لوگ بہت دقیق اور غور کرنے والے ہونگے اس لئے سورۂ قُل ھُوَ اللّٰہ اور اس سورہ کی ابتدائی چھ آیتوں کو نازل کیا۔ (المیزان ج ۱۹ ص ۱۶۸)

۵۸۔ **مُجادلہ** (بحث و جدال)

اس سورے میں ۲۲ آیات ہیں جو ۹ھ ہجری میں مدینہ میں نازل ہوئی۔ پہلی آیت میں اس گفتگو کا ذکر ہے جو پیغمبر اکرمؐ اور اس عورت کے درمیان ہوئی جیسے اس کے شوہر نے "ظہار" کر دیا تھا "ظہار" زمانۂ جاہلیت میں کسی عورت کو اپنے اوپر حرام کرنے کا طریقہ تھا۔

اس سورے میں مومنین کی صفات اور ان کے کردار کا تذکرہ ہے اور اسلام کے مخالفین کی صفات بیان کی گئی ہیں، سرگوشی کی ممانعت کی گئی ہے اور ان لوگوں کو عذاب سے ڈرایا گیا ہے، جو خدا کے دشمنوں سے دوستی رکھتے ہیں انھیں "حزب الشیطان" کے نام سے یاد کیا گیا ہے اور آخر میں "حزب اللہ" کی علامات کا ذکر ہے۔

۵۹۔ **حشر** : (باہر آنا یا دوبارہ اٹھانا) ۲۴ آیات پر مشتمل یہ سورہ ۴ھ

میں مدینہ میں نازل ہوئی۔ آیت ۲ میں بیان ہے کہ اہلِ کتاب (یہود و عیسائی) میں سے جو لوگ خدا کی مخالفت کرتے تھے، خدا نے انھیں اُن کے مضبوط قلعوں سے باہر نکال دیا۔

یہود اپنے بلند و بالا ناقابلِ شکست قلعوں میں بیٹھ کر یہ گمان کرتے تھے کہ کوئی ان پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتا مگر رسولؐ اکرم اور مومنین کے ہاتھوں شکست خوردہ ہو کر ان قلعوں اور مورچوں سے نکالے گئے اور یہ سب کچھ "بنی نضیر" کے اعمال کا نتیجہ تھا جو وہ مدینہ میں رہتے ہوئے دشمن کی مدد کرتے تھے، اسی وجہ سے اس سورہ کو "بنی نضیر" بھی کہا جاتا ہے۔

۶۰۔ **مُمتَحَنَہ** (امتحان شدہ) اس سورے میں ۱۳ آیات ہیں جو ۸ھ ہجری میں نازل ہوئی، اس سورے کے ۲ اور نام ہیں "امتحان" اور "مراۃ (عورت)" ہیں۔

آیت ۱۰ میں ارشاد ہوتا ہے کہ "وہ مومنات جو ہجرت کرکے تمہارے پاس آگئی ہیں انھیں آزماؤ، اگر وہ واقعاً ایمان لائی ہیں تو انھیں کفار کی طرف مت لوٹانا، کیونکہ وہ کفار پر حرام ہوگئی ہیں۔"

اس سورے میں دوستی و دشمنی کی حدود، مومنین کے کفار سے روابط کی نوعیت کو بیان کیا گیا ہے، اس کے علاوہ تربیت کے بعض مسائل کا بیان اور قیامت کا ذکر ہے۔ خواتین کی ہجرت، بیعت اور ایمان کے بعض مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔

اس سورے کی آیت ۱ سے ۹ میں مشرکین کے لئے ایک شخص کی جاسوسی کا تذکرہ ہے جو مسلمانوں کے راز اور اُن کے ارادوں کو مشرکین تک پہنچاتا تھا، اسی وجہ سے مشرکین سے دوستی کو منع کیا گیا ہے۔

۶۱۔ **صّفّ** : (قطار یا صف) | ۱۴ آیات پر مشتمل یہ سورہ ۲ھ ہجری
میں مدینہ میں نازل ہوئی اس سورہ کا اہم محور دو چیزیں عقیدہ و جہاد ہیں۔

آیت ۴ میں بیان ہوا ہے کہ خداوند متعال اپنی راہ میں دشمنوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دلوار کی مانند استقامت کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اس سورہ میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دلائی ہے اور اسلام کو خوب پہچانے کرنے کا پیغام اور اس بات کی بشارت ہے کہ یہ دینِ الٰہی بالآخر تمام ادیان پر غلبہ حاصل کرلے گا۔

اس سورے کا دوسرا نام "حواریون" ہے کیونکہ اس سورہ کی آخری آیت میں حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کی دینِ الٰہی کی نصرت کا ذکر ہے۔

۶۲۔ **جُمعہ** : (روزِ جمعہ) | ۱۱ آیات پر مشتمل یہ سورہ ۲ھ ہجری
میں مدینہ میں نازل ہوئی، اسلام میں جمعہ ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ عبادت کے لحاظ سے اس دن کو خاص اہمیت دی گئی ہے یہ وہ دن ہے جب مسلمان مجالسِ دینی کے لئے مساجد وغیرہ میں جمع ہوتے ہیں اس دن نمازِ جمعہ کے عظیم اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔

اس سورہ میں اللہ تعالیٰ کی توصیف، فلسفہ بعثت و نبوت کو بیان کیا گیا ہے اور قوم یہود کے دین سے رابطے کو بیان کیا گیا ہے اور آیت ۹ میں نمازِ جمعہ کا حکم دیا گیا ہے۔

۶۳۔ **منافقون** : (منافق کی جمع) | اس سورے میں ۱۱ آیات ہیں
جو ۳ھ ہجری میں مدینہ میں نازل ہوئی، بعض نے کہا ہے کہ یہ جنگِ تبوک کی کسی ایک رات میں نازل ہوئی۔ اس سورے میں منافقین کے اخلاق، کردار اور اسلام کے خلاف ان کی سازشوں کو بیان کیا گیا ہے اور مسلمانوں کو ان سے بچ کر

دشمنوں سے ہوشیار رہنے کو کہا گیا ہے۔ اس سورہ کو بھی نمازِ جمعہ میں پڑھا جاتا ہے تاکہ مسلمان، منافقین کے کردار کو یاد رکھیں اور ان کی سازشوں سے ہوشیار رہیں۔

یہ سورہ عبداللہ ابن ابی کے بارے میں نازل ہوئی جو کہ ایک سرکردہ منافق تھا۔

۶۴۔ تغابن : (دھوکا کھانا، حسرت) یہ سورہ ۱۸ آیات پر مشتمل ہے جو مدینہ میں نازل ہوئی، آیت ۹ میں روز تغابن کو قیامت کے ایک نام کے طور پر ذکر کیا گیا ہے، کیونکہ قیامت کے دن حساب کتاب ہوگا تو انسانوں کو معلوم ہوگا کہ انہوں نے آخرت کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا اور اعمالِ صالحہ کے برخلاف گناہ اور برے اعمال بارگاہِ الٰہی میں جمع کئے اس دن انھیں حسرت و یاس کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اس سورے میں انفاق و ایثار کی دعوت دی گئی ہے تاکہ انسان صرف مال و اولاد میں مشغول نہ ہو جائے اور آخرت میں خسارہ اور ضرر میں نہ رہ جائے۔

۶۵۔ طلاق۔ (عورت کو طلاق دینا) اس سورے میں ۱۲ آیات ہیں جو مدینہ میں تقریباً ۷ سے ۹ ہجری میں نازل ہوئیں۔ اس سورے میں مسائل احکام طلاق، عدہ طلاق اور گھرانے کے مسائل کو واضح کیا گیا ہے، اسی مناسبت سے اس سورہ کا دوسرا نام "نساء" عورتیں بھی ہے۔

ان تمام مسائل کے ساتھ وعظ، نصیحت و بشارت بھی بیان کی گئی ہے اور بعض اقوام کی ہلاکت کا ذکر بھی موجود ہے۔

۶۶۔ تحریم : (حرام کرنا) یہ سورہ ۱۲ آیات پر مشتمل ہے اور مدینہ میں ۸ھ میں نازل ہوئی اس سورے کی آیت میں خداوند متعال رسولِ خداؐ کی ان ازدواج کو سرزنش فرما رہا ہے جن کی وجہ سے رسول اللہ مجبور ہوئے کہ خدا کی جانب سے بعض حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرلیں۔

ان مطالب کے بیان کے بعد دوسری آیات میں قیامت و دوزخ کا عذاب

توبہ و جہاد کا تذکرہ ہے اور آخر میں غیر صالح ازدواج کے طور پر زوجۂ نوحؑ و لوطؑ کا تذکرہ ایمان، عمل عفت میں بہترین خواتین کا تذکرہ کرتے ہوئے زوجۂ فرعون و حضرت مریمؑ کا ذکر ہے۔

۶۷۔ **مُلک** (حکومت) اس سورے میں ۳۰ آیات ہیں، یہ سورہ بعثت کے ساتویں سال مکہ میں نازل ہوئی، نزول کے لحاظ سے یہ سورہ سورۂ طور کے بعد نازل ہوئی۔ اس سورے کو زیادہ پڑھنے کی سفارش کی گئی ہے، اس سورہ کا دوسرا نام تبارک ہے۔

حکومت و اقتدار مطلق خدا کے لئے ہے اس طرح سورے کا آغاز ہوا ہے، اس کے بعد خدا، وحدانیت، خلقت، زمین و آسمان و حیوانات کا تذکرہ ہے اور پھر قیامت، جنت، دوزخ اور خدا کی نعمتوں اور عذاب کا ذکر ہے، اس سورہ کا کل ہدف و مقصد خدا کی ربوبیت، قدرت و تدبیر کو بیان کرنا ہے۔

۶۸۔ **قلم**: یہ سورہ ۵۲ آیات پر مشتمل ہے بعثت کے آغاز میں مکہ میں نازل ہوئی۔ پہلی آیت میں "قلم" اور وہ جو کچھ لکھتا ہے، کی قسم کھائی ہے "قلم" کی قسم، اس دین میں کھائی جا رہی ہے، جس کا رسول وہ ہے جو کبھی مدرسہ نہیں گیا، اور نہ ہی اس نے مکتب میں قلم استعمال کرنا سیکھا۔ اور جسے دشمنوں نے مجنون و دیوانے کا خطاب دیا۔ اس دین میں قلم کی قسم قرآن کا ایک معجزہ ہے۔

یہ سورہ پیغمبر اکرمؐ سے جنون و دیوانگی کی تہمت کو ہٹا رہی ہے اور آخرت، جنت، عذاب کا ذکر، صبر و استقامت کی تلقین کرتی ہے۔

۶۹۔ **حاقہ** (جو چیز مسلّم اور حق ہے) یہ سورہ ۵۲ آیات پر مشتمل ہے جو بعثت کے ۳ یا ۴ سال بعد مکہ میں نازل ہوئی، قیامت کا ایک نام حاقہ

بھی ہے، کیونکہ یہ قطعی و حق ہے، دراصل خود قیامت حق ہے، کیونکہ اگر قیامت نہ ہو تو یہ زندگی، خلقت، حیات سب کچھ بے فائدہ ہو جائے۔

شروع کی تین آیات میں اس لفظ کی تکرار ہے اُس کے بعد قیامت کے اوصاف گذشتہ امتوں کے احوال، وحی و نبوت کا تذکرہ ہے۔

روایات میں وارد ہوا ہے کہ یہ سورہ امیرالمومنین حضرت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ بھی حق تھے جن کو انکار کیا گیا اور جھٹلایا گیا۔

۷۰۔ معارج: (رتبہ کو اوپر لے جانے والا) اس سورے میں ۴۴ آیات ہیں جو اعلانِ نبوت کے آغاز میں مکہ میں نازل ہوئی۔ آیت ۳ اور ۴ میں اللہ تعالیٰ کو صاحب معارج کے نام سے یاد کیا گیا ہے کیونکہ فرشتے اور روح اللہ ہی کی طرف اوپر جاتے ہیں۔

خداوند متعال نے انسانوں کو معراج و کمال کیلئے منظم پروگرام دیا ہے۔ اس سورے کا مرکز اصلی معاد و قیامت ہے جو انسان کے اعمال و اعتقادات کو کنٹرول کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

۷۱۔ نوحؑ (حضرت نوح علیہ السلام) یہ سورہ ۲۸ آیات پر مشتمل ہے جو سورہ نحل کے بعد ۴ بعثت میں مکہ میں نازل ہوئی حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کا احوال، حضرت نوحؑ کا اپنی قوم کو دعوتِ الٰہی پہنچانا۔ مخالفین کے عنادانہ رویہ، حق و باطل کی پیکار جو ایک عبرت ہے اس کے علاوہ پیغام الٰہی کو پہنچانے میں حضرت نوحؑ کا صبر و استقامت، مسلمانوں کا حوصلہ بلند کرتا ہے اور قوم نوحؑ کی ھلاکت مخالفینِ اسلام کے لئے عبرت ہے۔

۷۲۔ جن: (نظر نہ آنے والا وجود جو بعض عجیب خصلتوں کا مالک ہے)

اس سورے میں کل ۲۸ آیات ہیں جو مکی ہیں۔ یہ سورہ ۱۰ بعثت میں

نازل ہوئی جب رسولخداؐ دعوتِ اسلام کے لئے قبیلہ ثقیف کے پاس طائف گئے تھے۔ ان لوگوں نے اسلام قبول کرنے کی بجائے آپ کو اذیت و آزار پہنچائی، اس سفر سے واپسی میں یہ سورہ نازل ہوئی۔

بعض محققین کا کہنا ہے کہ حضرت خدیجہؓ و حضرت ابوطالبؑ کے انتقال کے بعد ہجرت سے ایک یا دو سال پہلے یہ سورہ نازل ہوئی۔

خدا کی مخلوقات مختلف ہیں جن میں سے ایک جن ہیں اس سورے میں اسی گروہ کا ذکر ہے اور آیاتِ قرآنی، پیغام الٰہی اور حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کے مقابلے میں اُن کے ردِّ عمل کا ذکر ہے۔

اس کے علاوہ ان میں مومن و کافر کا بیان ہے اور یہ سورہ درحقیقت مبین توحیدِ ربُوبی خداوندِ متعال ہے۔ یہ سورہ انسانوں کو ایک نئی دنیا سے آشنا کرتی ہے کہ ان کے علاوہ بھی دوسری مخلوقات ہیں جو عقل و شعور رکھتی ہیں اور شناختِ خدا سے منوّر ہیں اور احکام الٰہی کی مطیع ہیں۔

۷۳۔ مُزّمِل (چادر اوڑھنے والے) یہ سورہ ۲۰ آیات پر مشتمل ہے اور بعثت کے ابتدا میں مکہ میں نازل ہوئی، پہلی آیت میں رسولخداؐ کو اسطرح مخاطب کیا گیا ہے۔ جب بعثت کے آغاز میں "دارلندوۃ" میں مشرکین نے آپ کی دعوت رد کر کے آپ کے خلاف سازشیں شروع کردیں تو رسولخداؐ غمگین اپنے گھر لوٹ آئے اور چادر اوڑھ کر سو گئے۔

خداوندِ متعال نے نبی کریمؐ کی اس طرح حوصلہ افزائی کی کہ آپ راتوں کو عبادت کریں اور تلاوتِ قرآن حکیم سے مدد طلب کریں۔

خداوند کریم نے کفار و مشرکین کے رویے کے مقابلے میں آپ کی مکمّل حمایت کی اور آخری آیت میں شبانہ عبادت و تلاوت قرآن مجید کی تلقین کی ہے۔

۷۴۔ مُدّثر (کپڑا لپیٹنے والے) | اس سورہ میں ۵۶ آیات ہیں، یہ سورہ مکی ہے نزول کے اعتبار سے ابتدائی صورتوں میں سے ہے بعض محققین کے بقول ۔ "اقراء باسم"..... کے بعد دوسری سورہ ہے۔

جب غارِ حرا میں آیہ " اقراء باسم..... " پہلی آیت کے طور پر نازل ہوئی اور رسولخداؐ گھر تشریف لائے اور وحیٔ الہی کے نور کی شدت کی وجہ سے کپڑے کو اپنے اوپر لپیٹ کر سو گئے تو یہ سورہ نازل ہوا اور آپ کو قیام، انذار و تکبیر کا حکم دیا۔ اس سورے میں رسالت، قیامت، مشرکین، ملائکہ، عذاب آخرت کے متعلق گفتگو ہے اس کے علاوہ دوزخی ہونے کے اسباب کا بیان ہے ۔ ترکِ نماز، ترکِ اطعام المسکین، قیامت کا انکار اور باطل چیزوں پر عمل کرنے کا تذکرہ ہے۔

۷۵۔ قیامت: (اٹھنا) | ۴۰ آیات پر مشتمل یہ سورہ بعثت کے تیسرے سال مکہ میں نازل ہوئی۔ قیامت دوبارہ زندہ ہونے اور معاد کا نام ہے اس دن سب کے سب زندہ کئے جائیں گے اور میدانِ حشر کی طرف روانہ ہونگے جہاں سے اپنی دائمی آرام گاہ یعنی جنت یا دوزخ کی طرف بھیجے جائیں گے۔

پہلی آیت میں قیامت کی قسم کھائی گئی ہے اور انسان کو وہ دن یاد دلایا گیا ہے بعد کی آیات میں قیامت کے ظہور کی علامات کو بیان کیا گیا ہے اور لوگوں کے جانکنی کے وقت کا ذکر ہے ۔ اور خلقت کے عبث و بے مقصد نہ ہونیکے ذریعے قیامت پر استدلال کیا گیا ہے۔

۷۶۔ دھر (روزگار) | یہ سورہ ۳۱ آیات پر مشتمل ہے ترتیبِ نزولی کے لحاظ سے "سورہ رحمٰن" کے بعد مدینہ میں نازل ہوئی۔ پہلی آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایک وقت ایسا تھا جب انسان کچھ نہ تھا، اسکے بعد اس کی خلقت کی طرف اشارہ ہے اور پھر شکرانہ و کفرانہ نعمت کا تذکرہ ہے۔

اس سورہ میں انسان کو مرکزیت حاصل ہے۔ اس کا عمل، اخلاص، ایثار، قیامت میں اس کا انجام اور پرہیزگاروں کے لئے نعماتِ الٰہی کا بیان ہے، اسی لئے اس سورے کا دوسرا نام "الانسان" بھی ہے یہ سورہ "ھَل اتیٰ" کے نام سے بھی مشہور ہے کیونکہ اس لفظ سے اس سورے کی ابتدا ہوئی ہے۔

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورہ حضرت علی علیہ السلام حضرت فاطمہ ؑ اور ان کے فرزندوں کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے، جب ان حضرات نے اپنی نذر کو پورا کرنے کے لئے تین دن روزے رکھے اور افطار کے وقت اپنا کھانا مسکین، یتیم اور اسیر کو دے دیا۔ جیسا کہ آیت ۸ میں نازل ہوا۔

ویطعمون الطعام علیٰ حُبّہٖ مسکیناً و یتیماً واَسیراً ۔

ترجمہ: اور خدا کی محبت میں مسکین و یتیم و اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں۔

بعد کی آیات میں اہلِ بہشت کیلئے نعمات کا ذکر ہے، اور مسلمانوں کو صبر و استقامت کی تلقین ہے۔

۷۷۔ **مُرسلات:** (تیز ہوائیں) یہ سورہ ۵۰ آیات پر مشتمل ہے اور بعثت کے دوسرے سال مکہ میں نازل ہوئی۔

مُرسلات سے مراد وہ ملائکہ ہیں جو انبیاء کے پاس مسلسل بھیجے جاتے تھے، یا تیز ہوائیں ہیں جو چلائی جاتی ہیں اور ان کو قیامت کی علامت اور عالمِ محشر کی توصیف کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

اس سورے میں قیامت کی بہت زیادہ تاکید ہے اور اس کو جھٹلانے والوں کو ڈرایا گیا ہے اور دس مرتبہ اس جملے "ویل یومئذ للمکذبین" کو تکرار کیا گیا ہے، اسکے علاوہ دنیا و آخرت کے واقعات، اور دنیا کی حقیقت کا بیان ہے۔

۷۸۔ **نبأ:** (خبر) اس سورہ میں ۴۰ آیات ہیں سورۂ معارج کے بعد سنہ ۲ھ

بعثت میں مکّہ میں نازل ہوئی، ابتدائی آیات میں اس اہم اور عظیم خبر کا تذکرہ ہے جو قیامت ہے بعض روایات میں اس نبأ عظیم سے مراد ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہے بیان ہوتی ہے۔ اس سورہ کا دوسرا نام "عم" ہے۔ یعنی کسی چیز سے، کیونکہ یہ سورہ اسی نام سے شروع ہوئی ہے۔ (المیزان ج ۲ ص ۲۶۱)

اس کا ایک اور نام "تساؤل" ہے یعنی ایک دوسرے سے پوچھنا "معصرات" بھی اس کا نام ذکر ہوا ہے۔ یعنی "بادل" جو آیت ۱۴ میں بیان ہوا ہے۔

اس سورے کا مرکز قیامت کا بیان ہے، قیامت کی ضرورت، حتمیت، اس کے وقوع ہونے پر استدلال، اس کی صفات کا بیان۔ کیونکہ ایک یقینی شئے کا بیان ہے اس لئے بعض طبعی نظام کا تذکرہ بھی ہے جیسے دن، رات، سبزہ، پہاڑ، زمین کا بیان، اور اس دن کو کافروں کیلئے حسرت کا دن بیان کیا گیا ہے۔

۷۹۔ نازعات: (جو سختی سے کھینچتے ہیں) ۴۶ آیات پر مشتمل

یہ سورہ بعثت کے شروع میں مکّہ میں نازل ہوئی، نزول کے اعتبار سے بھی سورہ "نبأ" کے بعد ہے۔

خداوند متعال نے پہلی آیت میں نازعات کی قسم کھائی ہے یہ وہ فرشتے ہیں جو کافروں کی روح کو سختی کے ساتھ قبض کرتے ہیں۔

اللہ تبارک تعالیٰ نے ملائکہ کی قسم کھائی ہے جو دنیا کے امور چلاتے ہیں اور ان کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے ___ حضرت موسیٰ کی فرعون کو دعوت ہدایت و تزکیہ اور اس کی سرکشی کو بیان فرمایا ہے۔

اس کے بعد اس سورے میں بھی قیامت، آخرت، بہشت اور دوزخ میں لوگوں کی حالت کو بیان کیا گیا ہے۔

۸۰۔ عبس: (چہرے سے ناگواری کے آثار ظاہر کرنا)

اس سورہ میں ۴۲ آیات ہیں جو سورۂ نجم کے بعد بعثت میں مکّہ

میں نازل ہوئی۔ اس سورے میں ان لوگوں کے لئے سرزنش ہے جو مالداروں کو مسکین ومومنین پر ترجیح دیتے ہیں، رسول اکرمؐ کے پاس قریش کے بعض بزرگ شخصیات جمع تھیں کہ ایک مومن جو نابینا تھے، جن کا نام عبداللہ بن مکتوب تھا، وارد ہوئے تو کسی شخص کو ان کا آنا ناگوار گذرا، جس کا اظہار اس نے اپنے چہرے کے تاثرات سے کیا (روایات کی بناء پر وہ شخص بنی امیہؔ میں سے تھا)، خداوند عالم نے اس چیز پر سرزنش فرمائی، اس کے علاوہ بعض اخلاقی اور تربیتی نکات کو بھی بیان فرمایا ہے۔

اس سورے میں انسانی خلقت کے مراحل، الٰہی نعمتوں، دنیاوی زندگی، قیامتؔ حالات آخرت کا بیان ہے۔ اس سورے کا ایک اور نام "سورہ اعمیٰ" (نابینا) بھی ہے۔

۸۱۔ **تکویر** (سمٹنا) اس سورے میں ۲۹ آیات ہیں، جو سلسلہ بعثت میں نازل ہوئی، یہ سورہ "تبت ید ابی لہب" کے بعد نازل ہوئی۔

سورج کا سمٹ جانا اور اس کے نور کا ختم ہو جانا درحقیقت اس نظام ہستی کا اختتام ظہور قیامت کی علامات ہیں، جیساکہ پہلی آیت میں بیان ہوا ہے اور پھر انسانی اعمال کے ظاہر ہونے کے متعلق بیان ہے۔

سورۂ تکویر زیادہ تر قیامت کے متعلق ہے اس کے علاوہ رسول اکرمؐ کی حمایت اور آپ پر لگنے والی تہمتوں کے مقابلہ میں آپ کا دفاع ہے۔

۸۲۔ **انفطار** (پھٹ جانا) اس میں ۱۹ آیات ہیں جو نازعات کے بعد سلسلہ بعثت میں مکہؔ میں نازل ہوئی۔

یہ سورہ بھی قیامت، جنت، جہنم میں متقین ومشرکین کے حالات، آسمان کے پھٹنے، جو قیامت کی علامت ہے، کا بیان ہے، اور انسانوں

اعمال کا دقیق حساب وکتاب، جو دو فرشتوں کے ذریعے ہوگا، کا بیان ہے۔

۸۳۔ مُطفّفین (ناپ تول میں کمی کرنے والے)

مجموعاً اس سورے میں ۳۶ آیات ہیں آخری سورہ مکی ہے۔ درحقیقت سفرِ ہجرت کے وقت یہ سورہ نازل ہوئی۔ اس سورے کی پہلی آیت میں کم فروشوں (کم تولنے والوں) کو سرزنش کی گئی ہے اور ان کو ڈرایا گیا ہے۔ معاشرہ کی اصلاح کی خاطر لوگوں کو اس پست عمل کی بُرائی اور اس کے بدلے میں آخرت میں ملنے والے عذاب کا ذکر ہے اور کُفّار و مشرکین کا ذکر ہے اور صالح و متّقین کی تعریف و مدح کی ہے۔

۸۴۔ انشقاق (پھٹ جانا) اس سورے میں ۲۵ آیات ہیں، جو سورۂ انفطار کے بعد مکّہ میں نازل ہوئی اس سورے میں بھی قیامت کی علامات کا ذکر ہے کہ جب آسمان پھٹ جائے گا یعنی یہ نظام درہم برہم ہو جائیگا اور قیامت برپا ہو جائیگی۔

یہ سورہ بھی بقیہ چھوٹی مکّی سورتوں کی طرح زیادہ تر مبداء، معاد، حساب کتاب، آخرت و انسان کے لئے حصولِ کمال کو بیان فرما رہی ہے۔

۸۵۔ بُروج (برج، یعنی بلند چیز) اس سورے میں ۲۲ آیات ہیں جو بعثت کی ابتداء میں مکّہ میں نازل ہوئی، نزول کے لحاظ سے سورۂ شمس کے بعد نازل ہوئی۔ اس سورہ کو "سورۂ پیغمبر" بھی کہا گیا ہے۔ پہلی آیت میں برج والے آسمان کی قسم کھائی گئی ہے، آسمانی برج ستاروں کی گردش کی جگہ ہے۔ بعض نے اس کو افلاک کے ۱۲ برجوں سے تعبیر کیا ہے اور بعض روایات یہ بارہ[۱۲] برج بارہ[۱۲] اماموں کی طرف اشارہ ہیں۔

اس سورے میں ان لوگوں کی مذمت ہے جو مومنین کو نقصان کے ایمان کی وجہ سے اذیّت و تکلیف پہنچاتے تھے ان تکالیف کو مومنین کے لئے آزمائش

کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

اصحاب احدود جن کو ایمان کی خاطر آگ میں جلایا گیا کا قصہ۔ لشکر فرعون وثمود اور ان کا تذکرہ جنھوں نے راہ ایمان میں فرعونی مظالم کے سامنے صبر و استقامت سے کام لیا، یہ سب کچھ اُمتِ محمدیؐ کے لئے درسِ صبر و استقامت ہے اور بالآخر فتح و کامرانی کی نوید ہے۔

۸۶۔ **طارق** (رات میں ظاہر ہونے والا ستارہ) یہ سورہ ۱۷ آیات پر مشتمل ہے اور بعثت کی ابتداء میں مکہ میں نازل ہوئی۔ پہلی آیت میں آسمان اور اس پر موجود رونما ہونے والے روشن ستاروں کی قسم کھائی ہے۔ اس سورے کا بنیادی موضوع بھی قیامت ہے قدرتِ الٰہی کے بیان کے ساتھ قیامت کے وقوع پر استدلال کیا ہے۔ انسان کی خلقت کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی تربیت معنوی، فطرت الٰہی کی طرف ہدایت ہے۔

۸۷۔ **اعلیٰ** (برتر) یہ سورہ ۱۹ آیات پر مشتمل ہے جو سورۂ تکویر کے بعد مکہ میں نازل ہوئی۔ پہلی آیت میں خدا کی تسبیح کا حکم دیا گیا ہے جو پروردگار اور سب سے بلند و برتر ہے۔ اس سورے میں اخروی زندگی کو دنیاوی زندگی پر فوقیت دی گئی ہے فلاح، تزکیۂ نفس، ذکر نماز کو بیان کیا گیا ہے کہ سب کچھ توحید الٰہی سے مربوط ہے۔

رسولِ اکرم اس سورۂ مبارک کو بہت زیادہ پسند کیا کرتے تھے اور اسے نمازِ جمعہ، عید الفطر و عید الاضحیٰ کی نماز میں تلاوت فرماتے تھے۔ ظاہراً سجدہ کے ذکر کو بھی اسی سورہ کی پہلی آیت سے اخذ کیا گیا ہے۔

۸۸۔ **غاشیہ** (ڈھانپ لینے والی) یہ سورہ ۲۶ آیات پر مشتمل ہے جو سورۂ ذاریات کے بعد مکہ میں نازل ہوئی۔ غاشیہ قیامت کا ایک نام ہے جو پہلی آیت میں بیان ہوا ہے۔ یعنی لوگوں کو گھیر لینے والی، یعنی اس کی وحشت، خوف حساب

اور اعمال کی جانچ پڑتال انسان کو گھیر لے گی۔

اس سورے میں لوگ سعادت و شقاوتِ اُخروی کے لحاظ سے دو حصّوں میں تقسیم کئے گئے ہیں اور ہر ایک گروہ کے متعلق جزا و سزا کا بیان ہے اور خدا کی ربوبیت و انسانوں کے حساب کے لئے پلٹنے کا ذکر ہے۔

۸۹۔ **فجر** (صبح) یہ سُورہ ۳۰ آیات پر مشتمل ہے جو ۲ سنہ یا ۳ سنہ بعثت میں مکّہ میں نازل ہوئی ۔ پہلی آیت میں فجر کی قسم کھائی ہے کیونکہ یہ فجر رات کی تاریکیوں میں نور کو پھیلاتی ہے۔ یہ بات بھی دلچسپ ہے کہ سورۂ فجر "لیل" کے بعد نازل ہوئی جیسے فجر رات کے بعد رُونما ہوتی ہے۔

اس سورے کو روایات میں سورۂ حضرت امام حسینؑ بن علیؑ کہا گیا ہے اور اس کو پڑھنے کی تاکید ہے۔

قول الصادقؑ : اقرءوا سورة الفجر فی فرائضکم ونوافلکم فانها سورة الحسینؑ بن علیؑ (تفسیر برہان ج ۴ ص ۴۵۷)

یہ بات بھی توجہ کے قابل ہے کہ قیام و شہادت امام حسین علیہ السلام بنوامیہ کے ظلم و جور کے مقابلے میں نور پھیلانے کا نام ہے کیونکہ خونِ حسینؑ کے ذریعے ظلم و استبداد تاریکی ختم ہوئی اور اسلام کو ایک نئی صبح و زندگی ملی۔ تفسیر میں "فجر" کے مختلف مفہوم و مصداق بیان کئے گئے ہیں۔

اس سورے میں دنیا سے تعلق و محبّت کی سرزنش کی گئی ہے اور عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا ہے۔ آخر میں پھر قیامت اور خدا کی طرف پلٹنے کا تذکرہ ہے۔

۹۰۔ **بلد** (شہر) اس سورے میں کُل ۲۰ آیات ہیں، مکّہ میں ۳ سنہ بعثت میں نازل ہوئی۔ پہلی آیت میں اس شہر مکّہ کی قسم کھائی ہے جو حضرت رسولِ اکرمؐ کی جائے ولادت و آپ کا وطن تھا۔ اس سورہ میں انسان کی خلقت اور اسکی

راہ میں دشواریوں اور سختیوں کا ذکر ہے تاکہ انسان کو کمال تک پہنچایا جاسکے اس چیز کی طرف بھی اشارہ ہے کہ اسکے اعمال پر نظارت ہے اس لئے اسے چاہیئے کہ قیدیوں کی آزادی، بھوکوں کو کھانا کھلانا، اور مسکین و یتیم پر احسان اور صبر و استقامت کی کوشش کرے۔

۹۱۔ **شمس** (سورج) یہ سورہ ۱۵ آیات پر مشتمل ہے۔ مکہ میں ۲ سنہ بعثت میں سورۂ قدر کے بعد نازل ہوئی۔ پہلی آیت میں سورج اور اس کی روشنی کی قسم کھائی گئی ہے چند قسمیں کھانے کے بعد بیان ہوا ہے کہ فلاح و نجات کا راستہ تزکیۂ نفس ہے۔ اور گمراہی ضرر کفران و نافرمانی کا نتیجہ ہے۔

قوم ثمود و ناقہ حضرت صالحؑ کا واقعہ گذشتہ مطالب کی واضح مثال ہے

۹۲۔ **لیل** (رات) اس سورے میں ۲۱ آیات ہیں اور یہ مکہ میں نازل ہوئی۔ خداوند قدوس نے اس سورے کی پہلی آیت میں رات کی قسم کھائی ہے جب وہ تمام چیزوں کو چھپالے شب و روز انسانی خلقت، کوشش، ہدایت الہٰی، ڈرانا، بشارت دینا، قیامت، جزا، سزا جیسے مطالب کو اس سورے میں بیان کیا گیا ہے مال کو راہِ خدا میں خرچ کرنے کا خصوصی تذکرہ ہے۔

یہ سورۂ فجر سے پہلے نازل ہوئی، ان سوروں کے نزول میں ایک خاص ترتیب ہے، مثلاً "لیل" (رات) "فجر" (صبح) "ضحی والنور" (روشنی)

۹۳۔ **ضحیٰ** (نور و روشنی پھیلانا) یہ سورہ ۱۱ آیات پر مشتمل ہے، بعثت کی ابتداء میں مکہ میں نازل ہوئی۔ شروع کی تین آیات میں اللہ تعالیٰ نے دن کی روشنی و رات کی قسم کھاکر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فرمایا کہ تمہارا اللہ نہ ہی تمہیں بھولا ہے اور نہ ہی تم سے ناراض ہوا ہے۔

کچھ عرصہ کے لئے جب وحی کا سلسلہ بند ہوگیا تو مشرکین کے لئے رسولِ اکرم

پر عیب و اعتراض کا بہانہ ہاتھ آگیا تو خداوندِ عالم نے ان آیات کے ذریعے اپنے حبیب کی تائید و حمایت فرمائی۔

۹۴۔ **انشراح** (کشادہ کرنا) یہ سورہ ۸ آیات پر مشتمل ہے اور مکّہ میں سورۂ ضحیٰ کے بعد نازل ہوئی اس سورے کا ایک اور نام "الم نشرح" بھی ہے

شرح صدر کنایہ ہے کہ انسان میں چیزوں کو تحمّل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا کہ وہ حقائق عالم اور دُنیا کی سختیوں کو برداشت کر سکے۔

پہلی آیت میں خداوندِ متعال نے رسولِ اکرمؐ کو شرحِ صدر عطا کرنے کو بیان فرمایا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ ہر سختی و مشکل کے بعد آسانی ہے۔

۹۵۔ **والتّین** (انجیر) اس سورے میں کُل آٹھ (۸) ہیں، اور یہ مکّہ میں ۳ بعثت میں نازل ہوئی۔ اس سورہ میں انجیر و زیتون اور طور سینین کی قسم کھائی ہے انجیر و زیتون دو پھل ہیں جنکی قسم کھائی گئی ہے بعض اقوال کے مطابق تین و زیتون دو پہاڑوں کے نام ہیں جن پہ شہرِ دمشق اور بیت المقدس بنے ہوئے ہیں۔

اس کے علاوہ طور سینین کی قسم اس بات کی طرف متوجّہ کرتی ہے کہ یہ وہ مقام مقدّس ہے جہاں سے بہت سے پیغمبروں کی بعثت ہوئی ان تینوں کے ساتھ شہرِ مکّہ کی بھی قسم کھائی ہے جو کہ رسولِ اکرمؐ کی جائے بعثت ہے۔

ان تمام چیزوں کے بعد انسان کی خلقت، ایمان، صالح کا تذکرہ ہے اور یہ کہ تقویٰ نہ رکھنے والے افراد پست ترین مقامات تک جا پہنچتے ہیں۔

۹۶۔ **علق** (منجمد خون) یہ سورہ ۱۹ آیات پہ مشتمل ہے اور مکّی سورہ ہے یہ پہلی سورہ ہے جو غارِ حرا میں رسول اللہ پہ نازل ہوئی۔

اس سورے میں پڑھنے، انسانی خلقت، خدا کے سامنے اس کا تسلیم ہونا

بیان کیا گیا ہے، دوسری آیت میں انسان کی خلقت کی ابتداء کو ایک منجمد خون سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یعنی "علق"

۹۷۔ **قدر** (اہمیت / تقدیر) یہ سورہ پانچ آیات پر مشتمل ہے جو مکہ بعثت میں نازل ہوئی۔ یہ سورہ مکی ہے اور بہت ہی با فضیلت و مبارک سورہ ہے۔

اس سورے میں انسان کی اہمیت و تقدیر کو مشخص و معین کرنے والی رات کا بیان ہے، وہ رات جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، یہ رات ماہ مبارک رمضان کی ۲۱، یا ۲۳ کی رات ہے، یہ وہ شب ہے جس میں قرآن قلب مبارک حضرت رسولؐ اکرم پر نازل ہوا۔ یہ وہ رات ہے جب زمین ملکوتِ اعلیٰ سے متصل ہوگئی اور فرشتے زمین پر تشریف لائے، یہ رات تمام مخلوق کیلئے سلامتی ہے۔

۹۸۔ **بیّنۃ** : (روشن دلیل) اس سورے میں ۸ آیات ہیں اور یہ مدینہ میں نازل ہوئی۔ یہ سورہ رسولِ اکرم کی رسالت کی عمومیت کو بیان کرتی ہے کہ آپ کی رسالت، مشرکین، یہود و نصاریٰ و تمام انسانوں کے لئے حق کی طرف دعوت ہے انسانی معاشرہ کی فلاح و نجات کو اعتقاد و عمل کا نتیجہ بیان فرمایا ہے۔

اس سورے کے نزول کے باعث مشرکین و اہلِ کتاب کی اسلام کی جانب رغبت کو بیان فرمایا ہے جو آشکار دلیلوں کا ذریعہ ہے اور اس میں سے ایک واضح روشن دلیل خود ذاتِ مبارک حضرت رسول اکرم ہیں۔

اس سورے کا ایک اور نام "لم یکن" ہے جو سورے کے ابتدائی الفاظ ہیں، اس کے علاوہ اس سورہ کو "اہلِ کتاب" "قیامت" و "بریۃ" و "انفکاک" کے نام سے بھی پہچانا جاتا ہے۔

۹۹۔ **زِلزال** : (زلزلہ) یہ سورہ ۸ آیات پر مشتمل ہے اور مدینہ میں "سورہ نسا" کے بعد نازل ہوئی۔ پہلی آیت میں ایک شدید زلزلے کا ذکر ہے جو قیامت

کے دن وقوع پذیر ہوگا۔ اس زلزلے کے نتیجے میں تمام انسان زندہ ہونگے تاکہ اپنے اعمال کی جزا و سزا لے سکیں۔

۱۰۰۔ **عادیات** (تیز دوڑنے والے) اس سورے میں ۱۱ آیات ہیں یہ مکہ میں "سورۂ والعصر" کے بعد نازل ہوئی۔ عادیات تیز رفتار گھوڑے ہیں، جو دوڑتے وقت ھمھمہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت میں ان گھوڑوں اور اُن پر سوار پھرتیلے اور چابک سوار لوگوں کی قسم کھائی ہے۔ جو صبح دشمن پر حملہ آور ہوجاتے ہیں، اس کے علاوہ بعض نکاتِ تربیتی بیان کیساتھ ساتھ شناخت انسان، کفرانِ نعمت، حبّ مال اور قیامت کا ذکر ہے۔

۱۰۱۔ **قارعة** (لرزکھڑانے والی) یہ سورہ ۱۱ آیات پر مشتمل ہے، مکہ میں سورۂ قریش کے بعد نازل ہوئی۔ قارعۃ قیامت کے ناموں میں سے ایک ہے جو شروع کی تین آیات میں ذکر ہوئے ہیں، قیامت قلوب کو ڈرانے والے، کا فروں کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے کا نام ہے، اس سورہ میں روزِ قیامت اور اسکے احوال کا ذکر ہے اور یہ دن نیکوں کو خوشی اور بُروں کی بربادی کا دن ہے۔

۱۰۲۔ **تکاثر** (کثرت پر مباہات) یہ سورہ ۸ آیات پر مشتمل ہے اور مکہ میں سورۂ کوثر کے بعد نازل ہوئی۔ پہلی آیت میں کثرت پر فخر کرنے سے باز رکھا گیا ہے۔ یعنی ثروت وقدر میں کثرت طلبی، اولاد، قوم، قبیلہ، عزّتِ اجتماعی کی کثرت پر افتخار کرنے کی مذمت ہے اس زمانے میں لوگ اپنی کثرت کو ثابت کرنے کے لئے اپنے مُردوں کی قبروں کو بھی شمار کرتے تھے۔

۱۰۳۔ **عصر**: (زمانہ) یہ سورہ ۳ آیات پر مشتمل ہے مکہ میں سالِ بعثت میں نازل ہوئی۔ پہلی آیت میں عصر (زمانہ) کی قسم کھائی ہے، مفسرین نے اس عصر کے متعلق مختلف نظریات بیان کئے ہیں جیساکہ زمانۂ رسولِ خدا یا نزولِ قرآن کا

زمانہ یا قیامت کا زمانہ' یا حضرت امام عصرؑ کی حکومت کا زمانہ یا وقت نمازِ عصر
اس سورے میں معارف قرآن و اسلام کا مختصر انداز میں مکمل بیان ہے. ایمان، عملِ صالح، حق و صبر۔

۱۰۴۔ **ھُمَزۃ** (طعنہ دینے والے) | یہ سورہ ۹ آیات پر مشتمل اور مکہ میں نازل ہوئی۔ اس سورے میں ان لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جو دوسروں کی عیب جوئی کرتے ہیں اور اشارہ و کنایہ سے لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں اور اپنی جمع کی ہوئی دولت پر مغرور ہیں۔ انھیں آخرت کے سخت عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔

۱۰۵۔ **فِیل** : (ہاتھی) | یہ سورہ پانچ آیات پر مشتمل ہے' مکہ میں سنہ بعثت میں سورہ والکافرون کے بعد نازل ہوئی۔ بعض افراد نے اس سورے کو بعد والی سورہ کے ساتھ ایک سورہ حساب کیا ہے کیونکہ ان دونوں کے مطالب آپس میں مربوط ہیں۔

اس سورے میں، ابراہہ کے ہاتھیوں پر سوار لشکر کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ انھوں نے خانۂ کعبہ کو ختم کرنے کے لئے اس پر حملہ کیا۔ لیکن خدائی فوج (ایک چھوٹا سا پرندہ (ابابیل) کے ذریعے دُھنی ہوئی رُوئی کی طرح ہلاک ہو گئے۔ خود یہ واقعہ جو اسلام سے قبل وقوع پذیر ہوا اور یہ سال "عام الفیل" کے نام سے مشہور ہوا۔ اور اسی سال پیغمبر اکرمؐ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

اس واقعے کو بیان کرنے کا مقصد ان لوگوں کو متنبّہ کرنا ہے جو خدا کے دین کے مقابلے میں جنگ کر رہے تھے۔

۱۰۶۔ **قُریش** : (قبیلۂ قریش) | یہ سورہ ۴ آیات پر مشتمل ہے' بعثت کے تیسرے سال "سورۂ والتین" کے بعد نازل ہوئی۔ سورۂ فیل اور اس

سورہ کے مطالب آپس میں مربوط ہیں، اس لئے بعض افراد نے ان دونوں سوروں کو ایک ہی سورہ حساب کیا ہے۔ اس سورہ کا دوسرا نام "ایلاف" (الفتِ دنیا) ہے۔

خانۂ کعبہ کی حفاظت کر کے اور اہلِ قریش کو گرمی و سردی کے سفر سے مانوس کر کے خداوندِ متعال نے ان پر احسان کیا۔ اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ ان سے چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کریں۔

۱۰۷۔ ماعون (ظرف) یہ سورہ ۷ آیات پر مشتمل ہے، یہ سورۂ تکاثر کے بعد اور سورۂ فیل سے پہلے ۲ بعثت میں مکہ میں نازل ہوئی نقل ہوا ہے کہ یہ سورہ ابو جہل و کفارِ قریش کے بارے میں نازل ہوئی ہے، آخری آیات میں نماز میں سہل انگاری برتنے والے اور یتیم و مسکین پر شفقت نہ کرنے والوں کی مذمت کی گئی ہے اور ان سب کو دینِ خدا کو جھٹلانے والوں میں شمار کیا ہے اسی مناسبت سے اس کو "سورۂ دین" بھی کہتے ہیں۔

۱۰۸۔ کوثر (خیرِ کثیر) یہ سورہ قرآن کی مختصر ترین سورہ ہے، جو تین آیات پر مشتمل ہے۔ سورۂ عادیات کے بعد مکہ میں بعثت کے پہلے سال نازل ہوئی یہ کوثر سے مراد کیا چیز ہے اس میں اختلاف و بحث ہے مثلاً جنت میں عفر یا میدانِ قیامت میں حوض یا اولادِ کثیر یا اُمت کے علماء یا نبوت و قرآن یا علم و حکمت ... یا ذاتِ مبارک خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ... جو چیز بھی مراد ہو، بہرحال اس خیرِ کثیر کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبرِ اکرمؐ کو عطا فرمایا۔

یہ سورہ مشرکین کے جواب میں نازل ہوئی جو رسولؐ پر "ابتر" یعنی "مقطوع النسل" ہونے کا الزام لگاتے تھے، کیونکہ آپ کے کوئی لڑکا نہ تھا۔

۱۰۹۔ کافرون: (کافر کی جمع) یہ سورہ چھ آیات پر مشتمل ہے، جو سورۂ ماعون کے بعد بعثت کی ابتداء میں مکہ میں نازل ہوئی۔

اس سورے میں اللہ تعالیٰ نے رسولِ اکرم کو حکم دیا کہ مشرکین کے بتوں سے برائت کا اعلان کریں۔ اور ان کے باطل عقائد سے دوری کو بیان فرمادیں کیونکہ توحید پرست اور مشرک میں دوستی نہیں ہوسکتی۔ اس سورے کا نزول اسلئے ہوا کہ بعض مشرکین نے جب دیکھا کہ اسلام پھیلتا جارہا ہے تو انھوں نے رسول اللہ کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ کچھ مدّت آپ ہمارے خداؤں کی عبادت کریں اور کچھ مدّت ہم آپ کے خداؤں کی عبادت کرلینگے، اس سورے میں اسی بات کی نفی کیگئی ہے، اور مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ مکتب اسلام کے اعتقاد و بنیاد پر کسی قسم کی سودے بازی نہیں ہوسکتی۔ اس سورہ کا ایک اور نام "عبادت" ہے۔

۱۱۰۔ **نصر**: (مدد) | یہ سورہ بھی تین آیات پر مشتمل ہے، سورۂ توبہ کے بعد مدینہ میں نازل ہوئی۔

اس سورے میں خدا کی مدد و نصرت اور عظیم فتح و کامرانی کا ذکر ہے، جو خدا کی طرف سے مسلمانوں کو عطا کی گئی ہے اور نوید دی گئی ہے کہ لوگ گروہ در گروہ اسلام قبول کرینگے۔

۱۱۱۔ **اللھب**: (ابولہب) | یہ سورہ ۵ آیات پر مشتمل ہے بعثت کے آغاز میں مکہ میں "سورہ فاتحہ" کے بعد نازل ہوئی۔ یہ سورہ ابولہب اور اسکی بیوی کے بارے میں نازل ہوئی جو مشرکین کے سردار اور رسول اللہؐ کے سخت ترین دشمن تھے اور آپؐ کو اذیّت و تکلیف دیا کرتے تھے، پہلی آیت میں ان لوگوں پر نفرین ہے کہ اس کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور نابود ہوجائے۔ اس سورہ کا دوسرا نام "مسد" ہے یعنی کھجور کے پتّے سے بٹی ہوئی رسی، یہ ابولہب کی بیوی کے متعلق ہے کہ اس کی گردن میں عذاب کے لئے ایسی رسّی ہوگی۔

۱۱۲۔ **اخلاص**: (خالص کرنا) | یہ سورہ ۴ آیات پر مشتمل ہے، بعثت

کی ابتدا میں مکہ میں نازل ہوئی "سورۂ توحید" یا "اخلاص" یا "قل ھو اللہ" اللہ کی وحدانیت و اوصاف کو بیان کر رہی ہے، اس سورہ کی بہت زیادہ فضیلت ہے، ایک سوم قرآن کے برابر ثواب ہوا ہے۔ یہ سورہ بعض یہودیوں کے جواب میں نازل ہوئی تھی، انہوں نے خدا کی صفات کے بارے میں سوال کیا تھا۔

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ سورہ "خدا کا شجرہ" ہے۔

۱۱۳۔ **فلق**: (صبح) یہ سورہ ۵ آیات پر مشتمل ہے اور مکہ میں "سورۂ فیل" کے بعد اور "سورۂ الناس" سے پہلے نازل ہوئی۔ اس سورے میں رسولِ اکرمؐ کو حکم دیا گیا ہے کہ شر و ظلمت جادوگروں اور حاسدوں سے خدا کی پناہ میں آجائیں وہ خدا جو صبح و روشنی کا خالق و رب ہے۔

۱۱۴۔ **الناس**: (انسان) یہ سورہ ۶ آیات پر مشتمل ہے، مکہ میں "سورۂ فلق" کے بعد اور "سورۂ قل ھو اللہ" سے پہلے نازل ہوئی تھی۔

اس سورے میں بھی اس سے پہلے والی سورہ کی طرح اللہ تعالیٰ نے رسولؐ اکرم کو حکم دیا کہ انسانوں کے رب و مالک و معبود کی پناہ میں چلے جائیں تاکہ وسوسہ پیدا کرنے والوں کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔ یہ وسوسہ گر انسان اور جن میں سے ہیں۔

سورۂ "الناس" اور "سورۂ فلق" کو "معوذتین" کہا جاتا ہے، کیونکہ دونوں سوروں کی ابتداء میں خدا کی پناہ میں جانے کا ذکر ہے انسان و جنات کے شر و وسوسہ گروں کے شر سے۔

قرآنی سورتوں کا مختصر تعارف آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ خدا کی کتاب کی صحیح شناخت حاصل کر کے اس پر عمل پیرا ہو سکیں، اور دنیا و آخرت میں فلاح و نجات حاصل کر سکیں۔

فرمانِ امیر المومنین

حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام

"جو والدین اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم دیتے ہیں وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو قرآن کی حرمت کی وجہ سے ہلاک نہ ہوں گے۔"

قرآن فاؤنڈیشن کراچی کی پیشکش

کتب

۱- تعلیم القرآن ۲- پیروانِ قرآن (بمعہ آڈیو کیسٹ)

۳- قرآنی سورتوں کی پہچان

آڈیو کیسٹ

۱- سورہ رحمٰن
۲- سورہ یٰس
۳- سورہ مزمّل
} بمعہ اُردو ترجمہ

۱- سورہ فتح
۲- سورہ واقعہ
۳- سورہ ملک
} بمعہ اُردو ترجمہ

۱- سورہ الحمد
۲- آیۃ الکرسی
۳- تیسویں پارہ کی بتیس سورتیں
} بمعہ اردو ترجمہ

کمپیوٹر سی ڈی

۱- صدیٰ اُردو ۲- حکایت ۴ ۳- حکایت ۵

۴- اسلامک ریسورسز

وڈیو کیسٹ

معلم تجوید